CMYK

معاون بانی: مرحوم سالار احمد اعجاز

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں
آپ کا اخبار سچائی کے ساتھ

روزنامہ آج کا انقلاب
ಆಜ್ ಕಾ ಇನ್‌ಕಿಲಾಬ್
Aaj Ka Inqalab

Postal Register No:- KA/SK/SMG/1276/2025-2027

A Unique Regional Urdu Paper Publishing From SHIMOGA, Chitradurga, Chikmagalore, Davangere, Haveri, Karwar, Bangalore.

Editor: Mudasir Ahmed | صفحات:۔ 6 | ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ | اتوار ۸ مارچ ۲۰۲۶ | ماہانہ 100 روپے .Rs.4.00, | Shimoga | Vol:- 12/ Issue:-227 | Sunday 08th March 2026

ایران۔امریکہ جنگ، شدید حملوں کا تبادلہ

تہران کا اسرائیل پر وسیع میزائل اور ڈرون حملہ، قطر، ابوظہبی، کویت میں امریکی فوجی تنصیبات پر نشانہ، واشنگٹن کا ایران پر سب سے بڑا حملہ کرنے کا اعلان، پزشکیان کی ہمسایہ ممالک سے معذرت

تہران/تل ابیب/واشنگٹن:۔ ایران، امریکہ اور اسرائیل کے درمیان جاری جنگ آٹھویں دن مزید شدت اختیار کر گئی ہے۔ اسرائیلی فضائیہ نے ہفتہ کے روز تہران اور ایران کے دیگر اہم شہروں پر شدید فضائی حملے کیے جبکہ ایران نے بھی اسرائیل اور خطے میں موجود امریکی اڈوں پر میزائل اور ڈرون حملوں کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ اس تیزی سے بگڑتی ہوئی صورت حال نے پورے مشرقِ وسطیٰ کو ایک بڑی جنگ کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ ہفتہ کی صبح اسرائیلی فوج نے اعلان کیا کہ اس نے 80 سے زائد جنگی طیاروں کے ذریعے تہران اور وسطی ایران میں فوجی تنصیبات، میزائل لانچرز اور دیگر اہداف پر نئی فضائی کارروائیاں کیں۔ جواب میں ایران نے ہفتہ کی صبح دوسری بار میزائل داغے، جس کے بعد تل ابیب، یروشلم، بحیرۂ مردار اور جنوبی نقب سمیت کئی علاقوں میں سائرن بج اٹھے، جبکہ مغربی کنارے کی اسرائیلی بستیوں میں بھی الرٹ جاری کیا گیا۔ ایران نے یہ بھی اعلان کیا کہ اس کی بحریہ نے ڈرونز کے ذریعے مقبوضہ فلسطین اور خطے میں موجود امریکی اڈوں کو نشانہ بنانے کے لیے حملوں کی ایک نئی لہر شروع کی ہے۔ دوسری جانب ایرانی پاسدارانِ انقلاب نے کہا ہے کہ اس نے ہفتہ کی علی الصبح عراق کے کردستان خطے میں تین مقامات کو نشانہ بنایا جو اس کے بقول علیحدگی پسند گروہوں کے ٹھکانے تھے۔ تہران کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی ایران کے خلاف حملوں کو روکنے کے لیے کی گئی۔ ایرانی خبر رساں ادارے تسنیم کے مطابق فضائی دفاعی نظام نے اصفہان کے قریب اسرائیلی جاسوس ڈرون اور ہیٹر 4 کو بھی مار گرایا۔

ادھر ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے تازہ خطاب میں ہمسایہ ممالک سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ ایران کی کسی پڑوسی ملک سے دشمنی نہیں ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ عبوری قیادت کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ ایران کسی بھی ہمسایہ ملک پر حملہ نہیں کرے گا، بشرطیکہ ان ممالک کی سرزمین ایران کے خلاف استعمال نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ خطے میں امن اور سلامتی کے لیے تمام پڑوسی ممالک کے ساتھ مل کر کام کرنا ضروری ہے۔ ایرانی صدر نے واضح کیا کہ ایران بین الاقوامی قوانین اور انسانی اصولوں کا پابند ہے اور دشمن کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ایرانی عوام کے حقوق کو پامال کرے۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی قوم کے اتحاد اور ثابت قدمی کے باعث دشمن کے عزائم ناکام ہوں گے اور ایران آخری دم تک اپنی سرزمین اور خودمختاری کا دفاع کرے گا۔ دوسری جانب ایرانی فوج اور پاسدارانِ انقلاب نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے وسیع پیمانے پر ڈرون حملوں کی نئی لہر کے ذریعے خلیجی خطے میں موجود امریکی فوجی اڈوں اور اسرائیل کے اہم عسکری مراکز کو نشانہ بنایا ہے۔ ایرانی بیان کے مطابق ابوظہبی میں الظفرہ فضائی اڈہ، کویت میں فوجی تنصیبات اور اسرائیل کے اندر موجود بعض اسٹریٹجک مراکز کو ڈرون اور میزائل حملوں کا ہدف بنایا گیا۔ ایرانی فوج کا کہنا ہے کہ یہ کارروائیاں امریکہ اور اسرائیل کی مشترکہ جارحیت کے جواب میں کی جا رہی ہیں اور جب تک حملے جاری رہیں گے ایران بھی بھرپور جوابی کارروائی جاری رکھے گا۔ ادھر اسرائیلی فوج نے اعلان کیا ہے کہ اس کے تقریباً اسی جنگی طیاروں نے تہران اور وسطی ایران میں ایرانی حکومت کے عسکری ڈھانچے اور میزائل تنصیبات پر وسیع حملے کیے ہیں۔ ایرانی ذرائع ابلاغ کے مطابق تہران اور اصفہان سمیت مختلف شہروں میں زوردار دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں جبکہ متعدد رہائشی علاقوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ لبنان میں بھی جنگ کے اثرات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ حزب اللہ کے جنگجوؤں نے مشرقی لبنان کے علاقے نبی شیت میں اسرائیلی فوجی دستے کے ساتھ شدید جھڑپ کا دعویٰ کیا ہے۔ لبنان کی وزارت صحت کے مطابق اسرائیلی حملوں میں درجنوں افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ اسی دوران اسرائیل کے مختلف علاقوں، خصوصاً تل ابیب اور مقبوضہ القدس میں ایرانی میزائلوں کے خدشے کے پیش نظر مسلسل سائرن بجائے جا رہے ہیں جبکہ فضائی دفاعی نظام کو ہائی الرٹ کر دیا گیا ہے۔ جنگ کے پھیلتے ہوئے دائرے کے باعث خلیجی ممالک میں بھی تشویش بڑھ گئی ہے۔ سعودی عرب، بحرین اور متحدہ عرب امارات نے اعلان کیا ہے کہ ان کے فضائی دفاعی نظام نے متعدد میزائلوں اور ڈرونز کو مار گرایا ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق دبئی کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر بھی راکٹ کے ملبے کے گرنے کے بعد پروازوں کو عارضی طور پر معطل کرنا پڑا۔ امریکی حکام نے اس کشیدہ صورت حال کے درمیان اعلان کیا ہے کہ ایران کے میزائل پروگرام اور عسکری تنصیبات کو نشانہ بنانے کے لیے ایک بڑا حملہ تیار کیا جا رہا ہے۔ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے ایک ٹی وی انٹرویو میں کہا کہ ایران کے خلاف آج رات تک اب تک کا سب سے بڑا حملہ کیا جا سکتا ہے۔ دریں اثنا عالمی سطح پر بھی اس جنگ کے اثرات ظاہر ہونے لگے ہیں۔ توانائی کی قیمتوں میں اضافے کا خدشہ بڑھ گیا ہے جبکہ بین الاقوامی مالیاتی اداروں نے خبردار کیا ہے کہ اگر تیل کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوا تو عالمی معیشت پر اس کے سنگین اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ ۲۸ فروری ۲۰۲۶ء کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے مختلف مقامات پر حملوں کے بعد اس جنگ کا آغاز ہوا تھا۔ اس کے بعد سے دونوں جانب سے مسلسل میزائل، ڈرون اور فضائی حملے کیے جا رہے ہیں جس میں سینکڑوں افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔

ایران میں شہری علاقوں پر اسرائیل امریکہ کر رہا ہے بمباری، اقوام متحدہ میں ایران کا بیان، 1300 اموات کا بھی دعویٰ

جنیوا:۔ مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان ایران نے امریکہ اور اسرائیل پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ اقوام متحدہ میں ایران کے مستقل مندوب عامر سعید ایروانی نے کہا کہ دونوں ممالک کی جانب سے ایران اور اس کے شہریوں پر وحشیانہ اور وسیع پیمانے پر حملے کیے جا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ میں دیے گئے اپنے بیان میں ایروانی نے دعویٰ کیا کہ ان حملوں میں شہریوں اور شہری ڈھانچوں کو قصداً نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق گھنی آبادی والے رہائشی علاقوں میں بھاری بم گرائے جا رہے ہیں، جس کے سبب عام لوگوں کی جانیں جا رہی ہیں۔ ایرانی مندوب نے الزام عائد کیا کہ کئی شہروں میں بلا امتیاز حملے کیے جا رہے ہیں۔ رہائشی علاقوں، عوامی سہولیات اور دیگر اہم شہری ڈھانچوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ ان کے مطابق حملوں میں 2000 پاؤنڈ کے بم تک استعمال کیے جا رہے ہیں، جو گھنی آبادی والے علاقوں میں شدید تباہی مچا رہے ہیں۔ ایروانی نے کہا کہ ان کارروائیوں کا مقصد شہریوں کو خوف و ہراس میں مبتلا کرنا اور زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانا ہے۔ ایران کے مطابق اب تک اس جنگ میں 1332 شہریوں کی موت ہو چکی ہے، جن میں بڑی تعداد میں خواتین اور بچے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں لوگ زخمی ہوئے ہیں اور یہ اعداد و شمار مسلسل بڑھتے جا رہے ہیں۔ ایروانی نے یہ بھی کہا کہ پورے ملک میں تقریباً 180 سے زائد بچوں کی موت ہو چکی ہے، جو صورتحال کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایران کا کہنا ہے کہ اس جنگ میں ملک بھر کے کئی اہم اداروں اور سہولیات کو نشانہ بنایا گیا ہے، جن میں ہوائی اڈے، اسکول، اسپتال اور صحت کے مراکز، رہائشی عمارتیں، اسپورٹس کمپلیکس، مساجد اور پولیس ہیڈ کوارٹر شامل ہیں۔ اقوام متحدہ میں مستقل ایرانی مندوب کے مطابق 20 سے زائد اسکول اور 13 صحت کے مراکز کو حملوں کے باعث نقصان پہنچا ہے، جس کی وجہ سے عام شہریوں کی حفاظت اور زندگیوں کو سنگین خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔

گھریلو سلینڈر کی قیمت میں 60 روپیے کا اضافہ
ایران جنگ کے باعث گیس قلت کا خدشہ، کمرشیل سلینڈر 115 روپے، عوام میں تشویش

دہلی:۔ ایران اور اسرائیل کے درمیان گزشتہ ایک ہفتے سے جاری جنگ کے اثرات نظر آنے لگے ہیں۔ اس دوران دیگر اشیا کے ساتھ ہی رسوئی گیس کی قیمتوں میں بھی 'آگ' لگی ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق ایل پی جی سلنڈر کے نرخ آج سے 115 روپے بڑھ گئے ہیں۔ اس بار گھریلو صارفین کو 60 روپے اور کمرشل سلنڈر کے صارفین کو 115 روپے کا جھٹکا لگا ہے۔ غور طلب ہے کہ ہولی سے عین قبل ایل پی جی سلنڈر کے صارفین کو مہنگائی کا جھٹکا لگا تھا۔ اس کا اثر صرف کمرشل ایل پی جی (مائع پٹرولیم گیس) سلنڈر کے صارفین پر پڑا، جب کہ دہلی سے پٹنہ تک کمرشل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں تقریباً 50 روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ وہیں گجرات کے سورت کی بات کریں تو یہاں آج (07 مارچ) سے 19 کلو والے سلنڈر کی قیمت 1846.50 روپے ہو گئی ہے جبکہ گھریلو سلنڈر کی قیمت 924 روپے ہے۔ اسی طرح حیدرآباد میں کمرشل سلنڈر کی قیمت بڑھ کر 2106.50 روپے ہو گئی ہے جبکہ گھریلو سلنڈر کی قیمت 965 روپے پہنچ گئی ہے۔ اتر پردیش کے گورکھپور میں 19 کلو کا نیلا سلنڈر 2312.5 روپے کا ہو گیا ہے اور گھریلو ایل پی جی سلنڈر آج سے 975 روپے میں دستیاب ہوگا۔ ہندوستان میں انڈین آئل کے ڈیٹا کی بنیاد پر ایل پی جی (مائع پٹرولیم گیس) کی قیمتوں کی بات کریں تو آج دہلی میں 14.2 کلوگرام والا گھریلو سلنڈر 913 روپے میں مل رہا ہے۔ جبکہ ممبئی میں یہ 912.50 روپے کا ہو گیا ہے۔ کولکاتہ میں 939 روپے اور چنئی میں یہ 928.50 روپے کا ہو گیا ہے۔ پٹنہ میں یہ 1011 روپے میں ملے گا۔ انڈین آئل کے مطابق دہلی میں آج سے 19 کلوگرام کا ایل پی جی سلنڈر 1883 روپے میں ملے گا۔ یہ یکم مارچ کو 1768.50 روپے کا ہوا تھا جب کہ یکم فروری کو یہ 1740.50 روپے میں مل رہا تھا۔ کولکاتہ میں فروری میں 1844.50 روپے کا تھا اور یکم مارچ کو یہ 1875.50 روپے کا ہو گیا اور اب آج سے 1990 روپے کا ہو گیا ہے۔ ممبئی میں آج سے کمرشل سلنڈر 1835 روپے میں ملے گا۔ یکم مارچ کو 1692 روپے سے بڑھ کر 1720 روپے کا ہو گیا تھا۔ چنئی میں اب آج سے کمرشل سلنڈر 2043.50 روپے ہو گیا ہے۔ یکم مارچ کو 1929 روپے کا ہوا تھا جبکہ پہلے یہ 1899.50 روپے کا تھا۔ گزشتہ سالوں کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مارچ اکثر ایل پی جی صارفین کے لیے مہنگائی لے کر آیا ہے۔ خاص طور پر کمرشل سلنڈر اس ماہ ہر بار مہنگے ہوئے ہیں، جبکہ گھریلو سلنڈر کے نرخوں میں جب بھی تبدیلی ہوئی ہے، صارفین کو جھٹکا لگا ہے۔ کمرشل سلنڈر نے 105 سے 108 روپے تک کی چھلانگ لگائی ہے۔ دہلی میں یہ 2012 روپے، کولکتہ میں 2095 روپے، ممبئی میں 1963 روپے اور چنئی میں 2146 روپے پہنچ گیا ہے۔ اس کے بعد 22 مارچ کو گھریلو سلنڈروں کی قیمتوں پر بجلی گری اور 50 روپے کے اضافے کے ساتھ دہلی میں 949.50 روپے، کولکتہ میں 976 روپے، ممبئی میں 949.50 روپے اور چنئی میں 965.50 روپے تک پہنچ گئیں۔

یو پی ایس سی 2025 میں مسلم نوجوانوں کی شاندار کامیابی: 53 امیدوار کامیاب

دہلی:۔ یونین پبلک سروس کمیشن کی جانب سے سیول سروسز امتحان 2025 کے نتائج جمعہ 6 مارچ کو جاری کئے گئے، جن میں کل 958 امیدوار کامیاب قرار پائے۔ اس فہرست میں 53 مسلم امیدواروں نے بھی نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ٹاپ 100 میں چار مسلم امیدواروں نے جگہ بنائی ہے جن میں اے آر رضا محی الدین (7 واں رینک)، افرا شمس انصاری (24 واں رینک)، نبیہ پرویز (29 واں رینک) اور حسن خان (95 واں رینک) شامل ہیں۔ گزشتہ سال کے مقابلے اس بار مسلم امیدواروں کی کامیابی میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ سال 2024 کے امتحان میں صرف 26 مسلم امیدوار کامیاب ہوئے تھے، جبکہ اس سال یہ تعداد بڑھ کر 53 ہو گئی ہے۔ کامیاب ہونے والے مسلم امیدواروں میں عرفہ عثمانی، خان سائمہ سراج احمد، وسیم الرحمٰن، صوفیہ صدیقی، توصیف احمد گنائی، منتشا، اسد عقیل، محمد اشتیاق الرحمن، محمد اشمل شاہ، شاہدہ بیگم، شاداب علی خان، محمد سویلح، شعیب، نازیہ پروین، شیخ محمد حبیب الدین، شیخ محمد نشات، منہاج شکیل، گلفیزہ، ہاشمی محمد عمر، شاروخ خان، اسنا انور، منیب افضل پرہ، عظیم احمد، سائیستہ پروین، نور عالم، محمد عرفان کیام کھانی، محسینہ بانو، غلام مایا دین، دانش ربانی خان، محمد نیاب انجم، محمد ابوذر انصاری، انسا خان، عبدالسفیان، فیروز فاطمہ، محمد ہاشم، محمد سہیل، توصیف اللہ خان، کوہ صفا، ثنا عظمیٰ، ریشما، یاسر احمد بھٹی، غلام حیدر، محمد شیزین، محمد اعجاز الرحمن، اظہر آصف خان، محمد سرفراز چودھری، عبداللہ آفرید، محمد شاہد رضا خان اور عرفان احمد لون شامل ہیں۔

ایس آئی آر کیخلاف ممتا کا احتجاج تیز

کولکاتہ:۔ مغربی بنگال میں ووٹر فہرست کے معاملے پر سیاسی کشیدگی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی قیادت میں کولکاتا کے مرکزی علاقے ایسپلینیڈ میں جاری احتجاج ہفتہ کو دوسرے دن بھی جاری رہا۔ وزیر اعلیٰ خود دھرنا گاہ پر موجود رہیں اور پارٹی رہنماؤں و کارکنوں کے ساتھ احتجاج میں شریک رہیں۔ یہ احتجاج ووٹر فہرست کی خصوصی نظر ثانی کے دوران بڑی تعداد میں ووٹروں کے نام حذف کیے جانے کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ ریاستی حکمراں جماعت ترنمول کانگریس نے اس عمل پر سخت اعتراض کرتے ہوئے اسے جمہوری حقوق پر ضرب قرار دیا ہے۔ احتجاجی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ممتا بنرجی نے الزام عائد کیا کہ ووٹر فہرست سے نام نکالنے کا عمل محض انتظامی کارروائی نہیں بلکہ اس کے پیچھے سیاسی مقصد کارفرما ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی بنگال میں انتخابی فائدہ حاصل کرنے کے لیے ووٹروں کے حقوق کو متاثر کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مختلف ریاستوں میں بنگالی زبان بولنے والے شہریوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے اور انہیں ووٹ کے حق سے محروم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ممتا بنرجی کے مطابق بنگال کے عوام اس طرح کی کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ دھرنا گاہ پر ترنمول کانگریس کے کئی سینئر رہنما، ارکانِ اسمبلی اور بڑی تعداد میں پارٹی کارکن موجود رہے۔ صبح سے ہی کارکنوں اور حامیوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا جس کے باعث احتجاجی مقام پر خاصا ہجوم دیکھنے میں آیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ ریاستی بجٹ میں اعلان کردہ دو فلاحی اسکیموں کو مقررہ وقت سے پہلے ہی نافذ کیا جا رہا ہے۔ ان اسکیموں میں نوجوانوں کے لیے "بنگالر یووا ساتھی" اور بے زمین زرعی مزدوروں کے لیے خصوصی امدادی منصوبہ شامل ہے۔

اگر امیر احمد صاحب نہ ہوتے تو شاید مسلم ہاسٹل بھی نہ ہوتا

80 سالوں سے شیموگہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے پھر نہیں بن سکا کوئی نیا ہاسٹل، مالدار تو ہیں دلدار نہیں!!

شیموگہ: شیموگہ کی معروف سماجی و فلاحی شخصیت مرحوم امیر احمد صاحب کا نام آتے ہی فوراً دو اہم مقامات ذہن میں آتے ہیں۔ پہلا امیر احمد سرکل اور دوسرا مسلم ہاسٹل۔ یہ دونوں ہی مقامات مرحوم امیر احمد صاحب نے اپنی زندگی میں ہی ملتِ اسلامیہ کے لیے وقف کر دیے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مرکزی سنی عیدگاہ، پارک سے منسلک کچھ اراضی اور دیگر کئی مقامات بھی وقف کیے تھے۔ اگرچہ ان تمام مقامات کا تذکرہ کیا جا سکتا ہے، لیکن اس وقت ان کے مکمل دستاویزات پیش کرنا ممکن نہیں۔ مرحوم امیر احمد صاحب کا سب سے نمایاں اور تاریخی کارنامہ مسلم ہاسٹل کا قیام ہے۔ دراصل یہ ان کی ذاتی حویلی تھی جسے انہوں نے شیموگہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آنے والے مسلم طلبہ کے لیے وقف کر دیا تھا۔ گزشتہ تقریباً 80 برسوں سے یہ مسلم ہاسٹل طلبہ کے لیے ایک مضبوط تعلیمی سہارا بنا ہوا ہے۔ اس ہاسٹل میں نہ صرف ریاست کرناٹک کے مختلف اضلاع سے آنے والے طلبہ نے قیام کیا بلکہ ملک اور بیرونِ ملک سے آنے والے طلبہ بھی یہاں رہ چکے ہیں۔ ان میں سے بے شمار طلبہ نے اسی ہاسٹل میں رہ کر اپنی تعلیم مکمل کی اور بعد میں زندگی کے مختلف شعبوں میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ شیموگہ، جسے آج ایجوکیشن ہب کے

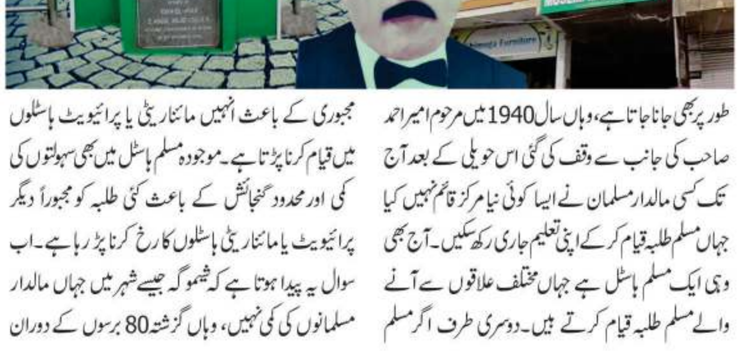

طور پر بھی جانا جاتا ہے، وہاں سال 1940 میں مرحوم امیر احمد صاحب کی جانب سے وقف کی گئی اس حویلی کے بعد آج تک کسی مالدار مسلمان نے ایسا کوئی نیا مرکز قائم نہیں کیا جہاں مسلم طلبہ قیام کر کے اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔ آج بھی وہی ایک مسلم ہاسٹل ہے جہاں مختلف علاقوں سے آنے والے مسلم طلبہ قیام کرتے ہیں۔ دوسری طرف اگر مسلم لڑکیوں کے ہاسٹل کی بات کی جائے تو شیموگہ میں مسلم طالبات کے لیے ایسا کوئی باقاعدہ ہاسٹل موجود نہیں ہے جہاں وہ محفوظ ماحول میں رہ کر اپنی تعلیم مکمل کر سکیں۔ اس مجبوری کے باعث انہیں مائناریٹی یا پرائیویٹ ہاسٹلوں میں قیام کرنا پڑتا ہے۔ موجودہ مسلم ہاسٹل میں بھی سہولتوں کی کمی اور محدود گنجائش کے باعث کئی طلبہ کو مجبوراً دیگر پرائیویٹ یا مائناریٹی ہاسٹلوں کا رخ کرنا پڑ رہا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شیموگہ جیسے شہر میں جہاں مالدار مسلمانوں کی کمی نہیں، وہاں گزشتہ 80 برسوں کے دوران مزید تعلیمی ہاسٹلوں کے قیام کے لیے سنجیدہ کوششیں کیوں نہیں کی گئیں؟ اس عرصے میں مسلمانوں کے بڑے طبقے نے مساجد اور مدارس کے لیے کروڑوں روپے اور زمینیں وقف کی ہیں، جو یقیناً ایک قابلِ قدر عمل ہے، لیکن عصری تعلیم حاصل کرنے کے لیے آنے والے طلبہ کی رہائش کے مسئلے پر اتنی توجہ نہیں دی گئی۔ شیموگہ کے صاحبِ حیثیت مسلمانوں کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں کہ وہ اجتماعی طور پر کم از کم دو جدید ہاسٹل قائم کریں، جہاں لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے علیحدہ اور محفوظ رہائش کا معقول انتظام ہو سکے۔ آج کل مسلم لڑکیوں کے دین سے دور ہونے یا ارتداد جیسے مسائل پر سوشل میڈیا میں مسلسل بحث جاری ہے۔ ایسے میں یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ بہت سی لڑکیاں پی جی یا غیر مسلم ہاسٹلوں میں قیام کے باعث دینی ماحول سے دور ہو جاتی ہیں۔ اس لیے وقت کا تقاضا ہے کہ مسلمان اپنی نئی نسل کی تعلیم اور تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تعلیمی ہاسٹلوں کے قیام پر سنجیدگی سے توجہ دیں، تاکہ آنے والی نسلیں بہتر تعلیمی اور دینی ماحول میں پروان چڑھ سکیں۔

CMYK

کرناٹک بجٹ 2026-27 میں اقلیتوں کے ساتھ ناانصافی، اے آئی ایم آئی ایم کی سخت تنقید

داونگیرے: آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے ضلع صدر محمد علی شعیب نے کرناٹک حکومت کے پیش کردہ بجٹ 2026-27 پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس بجٹ میں اقلیتوں کی ترقی کے لیے مختص رقم انتہائی مایوس کن ہے۔ اپنے جاری کردہ پریس نوٹ میں انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کی ہمہ جہتی ترقی کے لیے کم از کم 7900 کروڑ روپے مختص کیے جانے کی ضرورت تھی، لیکن حکومت نے صرف 4,013.78 کروڑ روپے ہی فراہم کیے ہیں، جو تقریباً 3900 کروڑ روپے کی واضح کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اقلیتی طلبہ کے مستقبل سے جڑی کئی اہم اسکیموں کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ ان کے مطابق اقلیتی طلبہ کے لیے دی جانے والی ترغیبی رقم کو 8 کروڑ روپے سے صفر کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اسکالرشپ اور فیس کی واپسی کی اسکیم کو 338 کروڑ روپے سے مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ قانون کی ڈگری حاصل کرنے والے اقلیتی گریجویٹس کے لیے دی جانے والی 2.36 کروڑ روپے کی وظیفہ اسکیم بھی بند کر دی گئی ہے۔ محمد علی شعیب نے کہا کہ شہری علاقوں میں اقلیتوں کی بستیوں کی ترقی کے لیے بھی بجٹ میں کمی کی گئی ہے۔ کالونی ڈیولپمنٹ اسکیم کو 400 کروڑ روپے سے گھٹا کر 325 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے، جبکہ وزیر اعلیٰ کی خصوصی اقلیتی ترقیاتی اسکیم کو 724 کروڑ روپے سے کم کر کے 325 کروڑ روپے تک محدود کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ گزشتہ بجٹ میں اقلیتوں کے لیے مولانا ابوالکلام آزاد اسکول اور گرلز کالج قائم کرنے کا اعلان کیا گیا تھا، لیکن اب تک اس منصوبے میں کوئی پیش رفت نہیں

ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس بجٹ میں اقلیتی نوجوانوں کے لیے اسکل ڈیولپمنٹ یا مہارت کی ترقی سے متعلق کوئی خصوصی فنڈ یا منصوبہ نظر نہیں آتا، جس سے نوجوانوں کے روزگار اور بااختیار بنانے کے معاملے میں حکومت کی سنجیدگی پر سوال اٹھتا ہے۔ انہوں نے حکومت پر یہ بھی تنقید کی کہ ایک طرف اقلیتوں کے لیے مختص فنڈ میں کمی کی جا رہی ہے، جبکہ دوسری طرف انتظامی اور بیوروکریسی کے اخراجات میں اضافہ کیا جا رہا ہے، جو فنڈ کی تقسیم کے طریقہ کار پر سوالیہ نشان کھڑا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرناٹک اقلیتی کمیشن کے لیے صرف 3.91 لاکھ روپے کا اضافہ کیا گیا ہے، جو بالکل غیر معقول ہے۔ ان کے مطابق اس کمیشن کو مضبوط بنانے کے لیے کم از کم 20 کروڑ روپے کا فنڈ دیا جانا چاہیے تھا۔ محمد علی شعیب نے یہ بھی کہا کہ ایک تشویشناک بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ نے اپنے پورے بجٹ خطاب میں "مسلم" لفظ کا ایک بار بھی ذکر نہیں کیا۔ اس کے علاوہ بجٹ دستاویزات میں مولانا ابوالکلام آزاد کی تصویر بھی شامل نہیں کی گئی، جو افسوسناک امر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے آئی ایم آئی ایم کی جانب سے حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اقلیتوں کی ترقی کے لیے کم از کم 7900 کروڑ روپے مختص کیے جائیں، اسکالرشپ اور فیس ری ایمبرسمنٹ اسکیم کو فوری طور پر دوبارہ شروع کیا جائے، مولانا ابوالکلام آزاد اسکول اور گرلز کالج کے منصوبے کو عملی شکل دی جائے، اقلیتی کمیشن کے لیے کم از کم 20 کروڑ روپے فراہم کیے جائیں اور اقلیتی نوجوانوں کے لیے خصوصی اسکل ڈیولپمنٹ اور روزگار کے منصوبوں کا اعلان کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے اے آئی ایم آئی ایم ہمیشہ اپنی آواز بلند کرتی رہے گی۔

مشرق وسطیٰ میں جنگ کے سبب ہندوستان کی بندرگاہوں پر بھاری جام، سمندر میں پھنسا باسمتی چاول، پیاز سمیت کروڑوں روپے کا سامان

دہلی:۔ مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی نے عالمی تجارتی راستوں کو بری طرح متاثر کیا ہے، خاص طور پر آبنائے ہرمز اور خلیج فارس سے گزرنے والی سپلائی چین سب سے زیادہ متاثر ہے۔ اس جغرافیائی

سیاسی کشیدگی کا براہ راست اثر اب ہندوستان کے مغربی ساحلی تجارتی راہداریوں پر محسوس ہونے لگا ہے۔ جے این پی ٹی (نوی ممبئی) اور موندرا پورٹ (گجرات) پر لاجسٹک جام سنگین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں جنگ کی وجہ سے بڑی شپنگ کمپنیوں نے بکنگ معطل کر دی ہے اور جہازوں کو کیپ آف گڈ ہوپ کے لمبے راستے کی طرف موڑ دیا ہے۔ نتیجے کے طور پر ہزاروں کنٹینرز جن میں اعلیٰ قیمت کی زرعی اور صنعتی مصنوعات لدی ہیں، ہندوستانی بندرگاہوں پر پھنس گئے ہیں۔ اس کا اثر گھریلو منڈیوں، خاص طور پر واشی اے پی ایم سی میں ریورس فلو بحران کے طور پر ظاہر ہو رہا ہے جہاں برآمد کے لیے مقرر کردہ سامان مارکیٹ میں واپس کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان سے مشرق وسطیٰ جانے والے کارگوز میں زرعی مصنوعات سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہیں۔ اس وقت بندرگاہوں اور ٹرانزٹ میں بھاری مقدار میں برآمدات پھنسی ہوئی ہیں۔ ان میں باسمتی چاول 4 لاکھ ٹن 2 لاکھ ٹن ہندوستانی بندرگاہوں پر، 2 لاکھ ٹن ٹرانزٹ میں پھنسا ہوا ہے۔ وہیں تازہ انگور 5 سے 6 ٹن (300+ کنٹینرز)، پیاز 5,400 ٹن 150 سے 200 کنٹینر، بنیادی طور پر ناسک سے)، کیلا اور انار +1,000 ریفریونٹس میں سینکڑوں ٹن، فروزن بفیلو گوشت +300 پوریشیبل کنٹینرز میں بڑی مقدار میں پھنسا ہوا ہے۔ برآمدات کے ساتھ ساتھ درآمدی صنعتی اور ضروری مصنوعات بھی بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ جیسے سلفر اور جپسم 3 لاکھ ٹن کی ترسیل میں تاخیر ہوئی ہے۔ خشک میوہ جات اور کھجوریں 600 سے 700 کنٹینرز بندر عباس جیسے مراکز پر پھنسے ہوئے ہیں۔ وہیں ایل پی جی کے 5 بڑے جہازوں کا رخ موڑ دیا گیا یا ملتوی کر دیا گیا ہے۔ مشرق وسطیٰ کی برآمدات پر پابندی سے کسانوں اور تاجروں کو دوگنا نقصان پہنچا ہے۔ واشی اے پی ایم سی میں کیلا کی قیمتیں 25 روپے فی کلو سے کم ہو کر 15 روپے فی کلو ہو گئی ہیں۔ برآمد نہ ہونے کی وجہ سے ہول سیل مارکیٹ میں زیادہ ذخیرہ پہنچا۔ برآمد کنندگان کو جے این پی ٹی پر فی کنٹینر 8 ہزار 500 روپے یومیہ بجلی (پلگ ان) اور اسٹوریج چارجز کے طور پر دینا پڑ رہا ہے۔ جے این پی ٹی پر 5 ہزار سے زیادہ کنٹینر گراؤنڈیڈ، پارکنگ پلازہ اور ٹرمینل بھرے ہوئے ہیں۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو مشرق وسطیٰ کی جنگ نے ہندوستان کی سپلائی چین کو شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ اگر یہ جنگ طویل عرصے تک جاری رہی تو اس کا زرعی برآمدات، صنعتی پیداوار، توانائی کی حفاظت اور ملکی قیمتوں پر بڑا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس اندیشے کو دیکھتے ہوئے ہندوستانی بازوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔

چین کا صنعتی نظام مضبوط مگر جمہوریت ندارد: راہل گاندھی

ترونت پورم:۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا ہے کہ اگر وہ سیاست میں نہ ہوتے تو ممکن ہے کہ ہوا بازی کے شعبے میں کاروبار کرتے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ خود تربیت یافتہ پائلٹ ہیں اور ان کے خاندان میں بھی ہوا بازی سے وابستگی رہی ہے، اسی لیے اس شعبے میں ہمیشہ ان کی دلچسپی رہی ہے۔ راہل گاندھی ان دنوں دو روزہ دورے پر کیرالا میں ہیں۔ ہفتہ کے روز انہوں نے تروانت پورم کے ٹیکنو پارک میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ماہرین اور نوجوان پیشہ ور افراد سے خطاب کرتے ہوئے عالمی معیشت، صنعت اور ٹیکنالوجی سے متعلق مختلف امور پر اظہار خیال کیا۔ اپنی گفتگو میں انہوں نے کہا کہ چین نے ایسا مضبوط صنعتی ڈھانچہ قائم کیا ہے جس کی مثال دنیا میں کم ہی ملتی ہے۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ چین کا سیاسی نظام جمہوری نہیں ہے اور وہ اس طرز حکمرانی سے اتفاق نہیں کرتے۔ ان کے مطابق چین نے صنعتی پیداوار کے شعبے میں غیر معمولی برتری حاصل کر لی ہے، جبکہ دنیا کے بیشتر ممالک اب ایسی معیشت کی طرف بڑھ گئے ہیں جو زیادہ تر اشیاء کی کھپت اور خدمات پر انحصار کرتی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ مستقل اور بڑے پیمانے پر روزگار دراصل صنعتی پیداوار کے شعبے میں پیدا ہوتا ہے، یعنی کارخانوں میں سامان بنانے سے۔ اس کے مقابلے میں خدمات کے شعبے میں روزگار کے مواقع محدود ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر بھارت جمہوری اقدار

کو برقرار رکھتے ہوئے ایک مضبوط صنعتی نظام قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے تو یہ نہ صرف ملک بلکہ دنیا کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہوگا۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ بھارت میں بہت کم بڑے کاروباری گروپ ایسے ہیں جو حقیقی صنعتی پیداوار میں سرگرم ہیں۔ ان کے بقول بعض بڑے کاروباری ادارے زیادہ تر اشیاء کی خرید و فروخت پر انحصار کرتے ہیں جس سے مقامی صنعت کو نقصان پہنچتا ہے۔ انہوں نے موجودہ ٹیکس نظام پر بھی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس کی موجودہ شکل بعض اوقات پیداوار کرنے والے اداروں کے لیے مشکلات پیدا کرتی ہے۔ راہل گاندھی نے روس۔ یوکرین جنگ اور مشرق وسطیٰ کی کشیدگی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جدید جنگی حالات میں ٹیکنالوجی کا کردار تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ڈرون، برقی موٹر اور بیٹری سے چلنے والی ٹیکنالوجی مستقبل کے جنگی نظام میں اہم حیثیت اختیار کر رہی ہے۔ ان کے مطابق ان شعبوں میں اس وقت چین کی برتری نمایاں ہے، جو بھارت کے لیے ایک چیلنج ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ درست پالیسی اور واضح حکمت عملی کے ساتھ بھارت اس میدان میں آگے بڑھ سکتا ہے۔ اپنے دورے کے دوران راہل گاندھی نے ضلع اڈوکی کے ایک علاقے میں چائے کے باغات میں کام کرنے والے مزدوروں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ورکلا میں واقع شیوگیری مٹھ میں سماجی مصلح شری نارائن گرو کی سمادھی پر حاضری دے کر خراج عقیدت پیش کیا۔

شانِ رسالتؐ میں گستاخی کی جسارت، کھنڈوہ میں کشیدگی: شرانگیزی سے مسلمانوں میں غم و غصہ، تھانے کے باہر ہنگامہ، پتھراؤ، لاٹھی چارج، ملزم گرفتار

کھنڈوہ:۔ مدھیہ پردیش کے شہر کھنڈوا میں سوشل میڈیا پر حضور اکرم ﷺ کی شان میں مبینہ گستاخانہ تبصرہ کے بعد حالات کشیدہ ہو گئے۔ واقعہ سامنے آنے کے بعد مسلم سماج کے افراد بڑی تعداد میں مقامی تھانے کے باہر جمع ہو گئے اور ملزم کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ صورت حال کو دیکھتے ہوئے پولیس نے ملزم کو حراست میں لے لیا۔ اطلاعات کے مطابق کھنڈوا کے موگھٹ تھانہ علاقے میں ایک سوشل میڈیا پوسٹ وائرل

ہوئی جسے مسلمانوں نے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والا قرار دیا۔ اسی سلسلے میں ایک شہری نے پولیس میں شکایت درج کرائی جس کے بعد بڑی تعداد میں لوگ تھانے کے احاطے میں پہنچ گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ شکایت درج کرانے کے بعد تھانے کے باہر موجود مجمع میں اشتعال پھیل گیا اور بعض افراد نے تھانے کے احاطے میں ہنگامہ آرائی کے ساتھ پتھراؤ بھی کیا۔ حالات بگڑتے دیکھ کر پولیس نے ہلکا طاقت کا استعمال کرتے ہوئے مجمع کو منتشر کیا اور صورت حال کو قابو میں کیا۔ پولیس حکام کے مطابق گستاخانہ پوسٹ ڈالنے والے شخص کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور اسے حراست میں لے کر مزید تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ واقعہ کی حساسیت کے پیش نظر قریبی تھانوں سے اضافی پولیس نفری بھی طلب کر لی گئی تا کہ امن و امان برقرار رکھا جا سکے۔ واقعہ کے بعد شہر میں امن و امان کی صورت حال برقرار رکھنے کے لیے پولیس نے گشت میں اضافہ کر دیا ہے۔ مختلف علاقوں میں پولیس کی ٹیمیں مسلسل نگرانی کر رہی ہیں تا کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کو روکا جا سکے۔ پولیس انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ سوشل میڈیا پر پھیلنے والی افواہوں پر دھیان نہ دیں اور کسی بھی اشتعال انگیز مواد یا مشتبہ پوسٹ کی فوری اطلاع انتظامیہ کو دیں۔ حکام کے مطابق قانون کے مطابق کارروائی جاری ہے اور قصوروار افراد کے خلاف سخت قدم اٹھائے جائیں گے۔

امریکہ ایران جنگ سے نوئیڈا کے بہت سے خاندان خوفزدہ: زیر تعلیم نوجوانوں سے رابطہ منقطع، بیٹے کی عیادت کو گئی خاتون کی بھی لوٹنے کی راہ مشکل

نوئیڈا:۔ اگریٹر نوئیڈا کے چھولاس گاؤں میں بہت سے خاندان اس وقت دہشت کے سائے میں رہ رہے ہیں۔ ایرانی شہر قم اپنے مذہبی اور تعلیمی ورثے کی وجہ سے جانا جاتا ہے جہاں چھولاس کے بہت سے لڑکے تعلیم حاصل کرنے گئے ہیں۔ گاؤں کی ایک خاتون گڈی نے اپنے بیٹے قمبر علی کو 13 فروری کو ایران میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ اس نے تین دن پہلے بیٹے سے بات کی تھی لیکن اب رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ اور اس نے روتے ہوئے کہا کہ جنگ چھڑ گئی ہے اور تین دن سے بیٹے سے بات نہیں ہوئی۔ ماں اپنے بیٹے کی بحفاظت واپسی کے لیے حکومت سے التجا کر رہی ہے۔ چھولاس گاؤں کی ایک خاتون فاطمہ اپنے بیٹے مرتضیٰ کی عیادت کے لیے ایران گئی تھی لیکن وہ اس کے نتیجے میں ہونے والے تنازعہ میں پھنس گئی ہے۔ ہفتہ کو اس کے خاندان کا ان سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ جنگ نے ان کی واپسی کا راستہ روک دیا ہے۔ اس سے قبل فاطمہ کا کہنا تھا کہ میزائلوں سے اٹھنے والا دھواں اور سائرن کی گونج شہر قم کو ہلا رہی ہے۔ وہ کہتی تھیں، "میں اپنے اندر خوف کا احساس محسوس کرتی ہوں۔ نیٹ ورک کی لائنیں مکمل طور پر ڈاؤن ہو چکی ہیں، جس سے فاطمہ اور مرتضیٰ کے ساتھ رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ جبکہ واحد تسلی یہ ہے کہ شہر قم پر ابھی تک براہ راست حملہ نہیں ہوا ہے، خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ چھولس سے تعلق رکھنے والے ثاقب رضا بھی اپنے بھائیوں کے لیے پریشان ہیں۔ ثاقب کے دو بھائی اسد رضا اور عسکری رضا گزشتہ چھ سال سے شہر قم میں مقیم ہیں۔ ایک اور رشتہ دار مصطفیٰ بھی 12 سال سے وہاں ہیں۔ ثاقب کا کہنا ہے کہ وہاں کا منظر خوفناک ہے۔ ہر طرف نظر دوڑائی جائے، آسمان میزائلوں کے دھوئیں سے بھرا ہوا ہے۔ چھولاس گاؤں کے ان خاندانوں کی حکومت سے صرف ایک ہی درخواست ہے کہ کسی طرح انہیں ان کے پیاروں سے جوڑ کر محفوظ طریقے سے واپس لایا جائے۔ کمیونیکیشنز بند ہونے کی وجہ سے ان خاندانوں کے لیے ہر گزرتا لمحہ مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ دریں اثنا، گوتم بدھ نگر ضلعی انتظامیہ کو مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کے دوران پھنسے ہوئے ہندوستانی شہریوں کے لیے الرٹ پر رکھا گیا ہے۔

بال بال بچے نائب وزیر اعلیٰ یوپی کیشو پرساد موریہ: ہیلی کاپٹر میں تکنیکی خرابی کے بعد لکھنؤ ایئرپورٹ پر ایمرجنسی لینڈنگ

لکھنو۔ ۷ر مارچ:: اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کا ہیلی کاپٹر کوشامبی جانے کے چند منٹ بعد ہی پرواز کے دوران تکنیکی خرابی کی وجہ سے لکھنؤ ایئرپورٹ پر ایمرجنسی لینڈنگ کرنے پر مجبور ہوا۔ خوش قسمتی سے موریہ اور ان کے ساتھ موجود تمام افراد مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ بعد میں وہ دوسرے ہیلی کاپٹر کے ذریعے اپنے سفر پر روانہ ہوئے۔ بتایا گیا ہے کہ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ لکھنؤ کے لامارٹ گراؤنڈ سے کوشامبی کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ پرواز کے چند منٹ بعد ہیلی کاپٹر میں اچانک تکنیکی خرابی پیدا ہوئی اور دھواں بھر گیا۔ پائلٹ نے صورتحال کا ادراک کرتے ہوئے فوری طور پر لکھنؤ ایئرپورٹ پر ایمرجنسی لینڈنگ کرائی۔ لینڈنگ مکمل محفوظ رہی اور کسی کو کوئی نقصان یا چوٹ نہیں پہنچی۔ ہلکی خرابی کے باوجود موریہ اور ان کے اسٹاف بالکل محفوظ رہے۔ حادثے کے فوری بعد انتظامیہ نے دوسرے ہیلی کاپٹر کی فوری انتظام کی تا کہ ڈپٹی وزیر اعلیٰ کو کوشامبی پہنچایا جا سکے۔ موریہ نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ واقعہ تکنیکی خرابی کی وجہ سے ہوا، تاہم اب سب ٹھیک ہے اور وہ جلد ہی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوں گے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی چودھری چرن سنگھ انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر بھاری پولیس فورس تعینات کر دی گئی۔ ایئرپورٹ اتھارٹی اور سول ایوی ایشن ڈیپارٹمنٹ کو بھی فوری طور پر اطلاع دی گئی اور ہیلی کاپٹر کی مکمل جانچ شروع کر دی گئی۔ حکام نے کہا کہ تکنیکی خرابی کی وجہ معلوم کرنے کے بعد ہی ہیلی کاپٹر کو دوبارہ پرواز کی اجازت دی جائے گی۔ اتر پردیش میں پچھلے چند سالوں کے دوران کئی ہیلی کاپٹر

حادثات سامنے آچکے ہیں۔ 2024 میں بھی ایک وزیر کا ہیلی کاپٹر تکنیکی خرابی کے باعث ایمرجنسی لینڈنگ کرنے پر مجبور ہوا تھا۔ اس بار بھی دھوئیں بھرنے کی وجہ سے فوری لینڈنگ کی گئی۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ حادثے کی مکمل تحقیق کے بعد ہی پرواز کی اجازت دی جائے گی تا کہ مستقبل میں اس طرح کے واقعات سے بچا جا سکے۔

امام قبلہ اول شیخ عکرمہ صبری رہا

مقبوضہ بیت المقدس۔ قابض اسرائیلی حکام نے مسجد اقصیٰ کے خطیب شیخ عکرمہ صبری کو مقبوضہ بیت المقدس کے بدنام زمانہ المسکوبیہ عقوبت خانے میں تفتیش کے لیے طلب کرنے کے بعد رہا کر دیا، حالانکہ ان کی طبیعت ناساز ہے اور وہ فلسطین میں ایک بلند پایہ مذہبی مقام اور اسلامی مرجعیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ رہائی کے بعد شیخ عکرمہ صبری نے مسجد اقصیٰ کو بند کرنے کے صہیونی فیصلے کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ مسجد میں

نماز کی ادائیگی کو روکنا یا اسے بند کرنا مذہبی نقطہ نظر سے کسی صورت جائز نہیں ہے۔ ان کے وکلا نے وضاحت کی ہے کہ تفتیش کے اختتام پر انہیں القدس کے پرانے شہر سے بے دخل کرنے کا ظالمانہ فیصلہ سنایا گیا، وکلاء کے مطابق تفتیش کا محور قابض اسرائیل کی جانب سے ان پر عائد کردہ امن عامہ میں خلل ڈالنے کا وہ مضحکہ خیز الزام تھا جو مسجد اقصیٰ کو کھولنے اور وہاں دوبارہ نماز کی ادائیگی کے مطالبے کی پاداش میں لگایا گیا ہے۔ وکلاء نے مزید بتایا کہ شیخ عکرمہ صبری کو مسلسل سفاکانہ پابندیوں کا سامنا ہے، جس میں ایک سال سے زائد عرصے سے ان کا مسجد اقصیٰ میں داخلہ بند ہے جبکہ انہیں عوامی سطح پر قتل اور جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔ شیخ عکرمہ صبری نے اپنے بیانات میں مسجد اقصیٰ کے خلاف رچی جانے والی گہری سازشوں سے خبردار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ مسجد کی حرمت کا تحفظ اور مسلمانوں کے نماز ادا کرنے کے حق کو ہر صورت یقینی بنایا جائے۔ اسی تناظر میں سپریم اسلامک کونسل نے قابض فوج کی جانب سے شیخ عکرمہ صبری سے تفتیش کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے اوچھے ہتھکنڈے ان کی بلند علمی و دینی منزلت کو کم نہیں کر سکتے۔ کونسل نے واضح کیا کہ شیخ عکرمہ صبری عالم اسلام کی ایک عظیم علامت ہیں اور ان کے خلاف یہ کارروائی پوری امت مسلمہ کے علماء اور مذہبی شخصیات پر حملہ ہے۔ اسلامی ممالک کی حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ان کی حمایت میں آواز بلند کریں اور ان کے خلاف ہونے والی زیادتیوں کو رکوانے کے لیے کردار ادا کریں، کونسل نے ان کی سلامتی اور صحت کو لاحق کسی بھی خطرے کے حوالے سے خبردار کرتے ہوئے بنجمن نیتن یاھو کی حکومت کو اس کا مکمل ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ دوسری جانب دفاعی ٹیم نے شیخ عکرمہ صبری کے خلاف صہیونی اشتعال انگیزی کے خطرناک نتائج پر متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک مذہبی اور علامتی شخصیت ہیں جو کسی بھی قسم کی دھمکی یا دباؤ کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کریں گے۔

کانگریس حکومت کا بجٹ اِس بار بھی اقلیتوں کے لیے ایک میٹھا بیان ہے: شہباز خان

داونگیرے:۔ ویلفیئر پارٹی آف انڈیا داونگیرے کے ضلعی صدر شہباز خان نے کہا کہ اس بجٹ میں خاص طور پر اقلیتی طبقے کے مسائل اور ضروریات کا مناسب خیال نہیں کیا گیا ہے۔ تعلیم اور

معیشت کے شعبوں میں پسماندہ مسلم کمیونٹی کی ترقی کے لیے کوئی واضح ویژن یا وقف اسکیمیں بجٹ میں نظر نہیں آئی۔ بجٹ تقریر میں ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور اقلیتوں کا ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اقلیتوں کی ترقی کے لیے خصوصی اور ٹارگٹ اسکیموں اور گرانٹس کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ ویلفیئر پارٹی نے کہا کہ اگرچہ بجٹ میں اسکالرشپ، ہاسٹلز اور انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کا ذکر ہے لیکن یہ مختلف محکموں کی عام فلاحی اسکیمیں ہیں اور انہیں اقلیتوں کے لیے خصوصی ترقیاتی اسکیمیں نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اقلیتی کالونیوں میں بنیادی سہولتوں اور کمیونٹی ہالوں کی تعمیر کے اعلانات نئی اسکیمیں نہیں ہیں بلکہ پرانی اسکیموں کا تسلسل ہیں۔ یہ انتہائی تشویشناک بات ہے کہ مسلم کمیونٹی کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے کوئی قابل ذکر نئی اسکیموں کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ اقلیتی نوجوانوں کے لیے روزگار، ہنرمندی کی ترقی اور کاروباری مواقع بڑھانے کے لیے مناسب اقدامات کا فقدان ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس کی جدید کاری، اقلیتی تعلیمی اداروں کی حمایت اور شہری علاقوں میں اقلیتوں کی رہائش کے مسائل پر بھی صحیح طریقے سے غور نہیں کیا گیا ہے۔ بجٹ تقریر میں ذکر کرنے سے جامع ترقی نہیں ہو سکتی۔ اقلیتی طلباء کے لیے خصوصی تعلیمی بااختیار بنانے کے پروگرام - اسکالرشپ، رہائشی اسکول اور تربیتی مراکز قائم کیے جائیں۔ اقلیتی نوجوانوں، محنت کشوں اور چھوٹے کاروباریوں کے لیے خصوصی اقتصادی پیکج کا اعلان کیا جائے۔

ایران۔اسرائیل جنگ کے سبب گجرات میں 100 فیکٹریاں بند 10 لاکھ مزدوروں پر لٹکی بے روزگاری کی تلوار

احمد آباد:۔ اسرائیل۔ ایران کے درمیان گزشتہ ایک ہفتے سے جاری جنگ کے اثرات مشرق وسطیٰ سمیت پوری دنیا پر مرتب ہو رہے ہیں۔ اس صورتحال سے ہندوستان مستثنیٰ نہیں رہا۔ یہاں کے مختلف شعبوں کو بھی سخت بحران کا سامنا ہے۔ اسرائیل اور ایران جنگ کا براہ راست اثر گجرات کے موربی سیرامک انڈسٹری پر بھی پڑا ہے جو ضروری گیس پر انحصار کرتی ہے اور اس

وقت وہ پروپین اور قدرتی گیس کی کمی سے گزر رہی ہے۔ یہاں پروپین گیس ختم ہو گئی ہے اور قدرتی گیس بھی بہت محدود مقدار میں بچی ہے۔ اس کے ختم ہونے پر ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ سبھی صنعتوں کو بند کرنا پڑتا ہے۔ انڈسٹری کی موجودہ صورتحال سے لاکھوں مزدوروں کے سامنے روزی روٹی کا بحران پیدا ہو گیا ہے۔ اس دوران موربی سیرامک انڈسٹری میں کام کرنے والے مزدوروں پر لٹک رہی بے روزگاری کی تلوار نے مزدوروں سے لے کر ان کے اہل خانہ تک کو پریشان کر دیا ہے۔ ایسے مزدوروں کا کہنا ہے کہ ہم 5-4 سال سے یہاں کرائے پر رہ رہے ہیں۔ اچانک انڈسٹری بند ہو رہی ہے اور ہماری صنعت تباہ ہو رہی ہے۔ کیا سوچیں اور کیا کریں، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ آگے کیا کرنا ہے؟ یہ بھی معلوم نہیں ہے۔ اس سلسلے میں این ڈی ٹی وی کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ موربی سیرامک انڈسٹریز کے بند ہونے سے 10 لاکھ سے زائد مزدور روزی روٹی سے محروم ہو جائیں گے، جن میں سے 4 لاکھ مزدور براہ راست طور پر انڈسٹری سے وابستہ ہیں اور 6 لاکھ مزدور بالواسطہ طور پر انڈسٹری سے وابستہ ہیں۔ اب یہ معلوم نہیں ہے کہ جنگ کب تک چلے گی اور موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے مزدور گھروں کو واپس جانے پر مجبور ہوں گے۔ جنگ کی وجہ سے سیرامک کی برآمدات پر بھی براہ راست اثر پڑے گا۔ فی الحال موربی سیرامکس میں 30 فیصد ٹائلس کا ایکسپورٹ مارکیٹ ہے جس میں بائیڈو کوئی نہیں خریدے گا۔ جس کی وجہ سے ویٹ اینڈ واچ کی صورتحال پیدا ہو گی۔ ابھی کنٹینر کرائے میں بھی اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ اس وقت کنٹینر کرائے میں 2,000 ڈالر کا اضافہ ہوا ہے، جس کا اثر براہ راست کنٹینرز کی لوڈنگ اور بندرگاہ پر پہنچنے کی تعداد پر پڑے گا۔ جنگ کی وجہ سے جیسے مرکزی حکومت نے طے کیا ہے کہ روس سے خام تیل درآمد کیا جائے گا، ویسے ہی اگر جو گاس بھی روس سے درآمد ہو جائے تو مستقبل میں انڈسٹری کو راحت مل سکتی ہے۔ گیس کے بحران کے درمیان موربی سیرامک انڈسٹری بند ہو رہی ہے جس کا براہ راست اثر مزدور طبقے پر پڑ رہا ہے۔ موربی سیرامک انڈسٹری میں برسوں سے کام کرنے والے مزدور اب اپنے اہل خانہ کے ساتھ آبائی علاقوں کو لوٹنے پر مجبور ہیں۔ جو مزدور برسوں سے سیرامک انڈسٹری میں کام کر رہے ہیں اور اپنا گزارا کر رہے ہیں، وہ بھی پریشان ہیں۔ اپنے خاندان کا پیٹ کیسے پالیں گے، یہ سب سے بڑا سوال ہے۔ پیکنگ کی نگرانی کرنے والے ایک ورکر نے کہا کہ میں مدھیہ پردیش سے آیا ہوں، میں یہاں کام کرتا ہوں۔ اب یہ کمپنی بند ہونے والی ہے، ہمارا روزگار کیسے چلے گا، پورے خاندان کے لیے اب ہم کیا کریں گے؟ فیکٹری میں کام کرنے آئے بنگال کے ایک ورکر نے کہا کہ یہاں ہمارے علاقے کے تقریباً 60 لوگ ہیں، سب کرائے پر رہتے ہیں۔ ہم یہاں 5-4 سال سے کام کر رہے ہیں، اچانک انڈسٹری بند ہو رہی ہے اور ہماری صنعت ختم ہو رہی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیا سوچوں یا کیا کروں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ آگے کیا کرنا ہے۔

صحافی قتل کیس میں بابا رام رحیم بری

دہلی:۔ پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ نے 2002 میں ایک صحافی کے قتل کے مقدمے میں ڈیرہ سچا سودا کے سربراہ گرمیت رام رحیم سنگھ کو بری کر دیا ہے۔ ڈیرہ سربراہ کے وکیل جتیندر کھرانا نے ہفتہ کو یہ معلومات دی۔ عدالت نے ڈیرہ سربراہ کو مجرم قرار دیے جانے اور عمر قید کی سزا سنائے جانے کے سات سال سے زیادہ عرصے بعد بری کیا ہے۔ کھرانا نے کہا، "عدالت نے رام رحیم سنگھ کو صحافی رام چندر چھترپتی کے قتل کے مقدمے میں بری کر دیا ہے۔"

سنگھ اور تین دیگر افراد کو ہریانہ کے سرسا میں صحافی کے قتل کے لیے 2019 میں قصوروار قرار دیا گیا تھا۔ چھترپتی کو اکتوبر 2002 میں ان کے گھر کے باہر گولی ماری گئی تھی، جب ان کے اخبار پورا سچ نے ایک گمنام خط شائع کیا تھا جس میں سرسا میں واقع ڈیرہ ہیڈکوارٹر میں خواتین پیروکاروں کے مبینہ جنسی استحصال کا ذکر کیا گیا تھا۔ سنگھ کو 2017 میں اپنی دو شاگرد خواتین کے ساتھ زیادتی کے جرم میں بھی 20 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ اس مقدمے میں سزا ہونے کے بعد انہیں ہریانہ کے روہتک میں واقع سناریا جیل میں رکھا گیا تھا۔

RNI NO:KARURD/2012/42909,
Owner Naseema Banu, Editor and Printer: Mudasir Ahmed, Publisher Mohamed Liyakhat, Published at Aaj Ka Inqalab, Muslim Hostel Complex, 1st Floor, Sir M.V Road, Shimoga 577201,
Printed at Suddi Bharathi Publishers, Opp Kallur Mandli Industrial Area, Hihole Road, Shimoga-577202

الفاظ سے خیال تک (ہر ہفتے ایک نئی کتاب: تبصرہ اور تجزیہ)

How We Learn

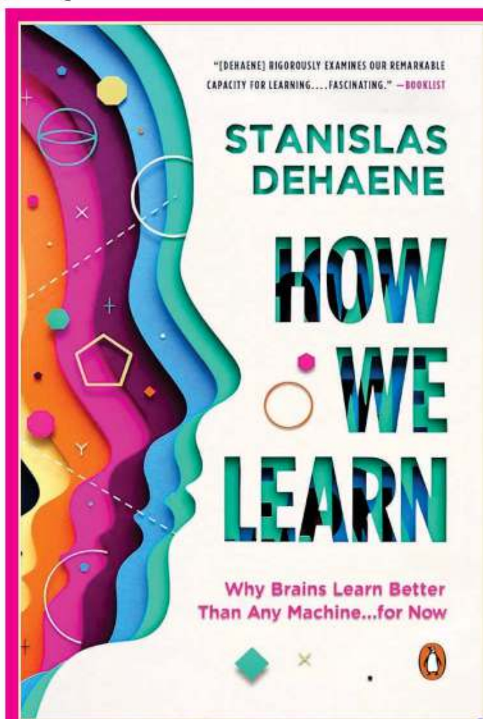

اسٹینسلاس ڈیہین ایک عالمی شہرت یافتہ فرانسیسی نیورو سائنسدان ہیں جو انسانی دماغ کی لرننگ (سیکھنے) کی صلاحیتوں پر گہری تحقیق کے لیے مشہور ہیں۔ ان کی یہ کتاب، جو 2020 میں شائع ہوئی، انسانی دماغ کی غیر معمولی لرننگ کی صلاحیتوں کو مشین لرننگ (جیسے آرٹیفیشل انٹیلی جنس یا AI سے موازنہ کرتی ہے۔) کتاب کا مکمل عنوان How We Learn: Why Brains Learn Better Than Any Machine... for Now ہے، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسانی دماغ ابھی تک مشینوں سے بہتر سیکھتا ہے، لیکن مستقبل میں یہ خلا کم ہو سکتا ہے۔ یہ کتاب نیورو بائیولوجی، کمپیوٹر سائنس اور کوگنیٹو سائیکالوجی کے سنگم پر کھڑی ہے اور اس کا مقصد یہ سمجھانا ہے کہ ہم کیسے سیکھتے ہیں، اور اس علم کو تعلیم، یونیورسٹیوں، روزمرہ زندگی اور کسی بھی عمر میں استعمال کیسے حاصل کیا جائے۔ یہ کتاب قارئین، اسے تعلیم دینے والوں، والدین، طلبا اور خود لرننگ میں دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ایک بہترین رہنما ہے۔ اب آیئے کتاب کے مواد، کلیدی خیالات، طاقتوں، کمزوریوں اور مجموعی تاثر پر تفصیل سے بات کرتے ہیں۔ کتاب تین مرکزی حصوں میں تقسیم ہے، جو ایک منطقی تسلسل سے سیکھنے کے انسانی عمل کو بیان کرتی ہے۔ ذیل میں اس کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

پہلا حصہ:۔ لرننگ کی تعریف اور بنیاد ڈیہین لرننگ کو ایک داخلی ذہنی ماڈل (internal mental model) کی تشکیل کے طور پر بیان کرتے ہیں جو بیرونی دنیا کو سمجھنے اور پیش گوئی کرنے میں مدد دیتا ہے۔ دماغ کو ایک سائنسدان سے تشبیہ دی جاتی ہے جو موجودہ علم سے مفروضے (hypotheses) بناتا ہے، انہیں آنے والی معلومات سے موازنہ کرتا ہے اور انہیں درست کرتا ہے۔ یہاں AI کی تاریخ اور اس کی حدود پر بحث کی گئی ہے، جیسے کہ مشینوں کے لیے بہت زیادہ ڈیٹا کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ انسانی دماغ کم ڈیٹا سے سیکھ لیتا ہے، مثال کے طور پر، گوگل ٹرانسلیٹ کو اربوں جملوں کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن بچہ چند مثالیں سن کر زبان سیکھ لیتا ہے۔

دوسرا حصہ:۔ دماغ کیسے کام کرتا ہے؟ یہاں MRI اسٹڈیز اور کیس اسٹڈیز کی مدد سے دماغ کی ساخت اور فنکشن پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ڈیہین بتاتے ہیں کہ دماغ پیدائش سے ہی کچھ بنیادی صلاحیتوں، جیسے چہرے پہچاننا یا زبان سیکھنا سے مزین ہوتا ہے، لیکن یہ نیورو پلاسٹک (neuroplastic) ہے اور زندگی بھر تبدیل ہو سکتا ہے۔ مثالوں میں بچوں کی دماغی نشوونما، حواس کی ایڈجسٹمنٹ، جیسے پرزم چشموں سے بصارت کی ایڈجسٹمنٹ اور سماجی سیکھنے کی اہمیت شامل ہیں۔ یہ حصہ AI کی ناکامیوں کو بھی اجاگر کرتا ہے، جیسے کہ مشینیں تجریدی تصورات (abstract concepts) میں انسانی دماغ کی طرح ماہر نہیں ہیں۔

تیسرا حصہ:۔ لرننگ کے چار ستون:۔(The Four Pillars of Learning): کتاب کا مرکزی حصہ، جو عملی مشوروں سے بھرا ہے۔ اس کے یہ چار ستون ہیں۔

توجہ:(Attention) دماغ معلومات کے سیلاب کو فلٹر کرتا ہے۔ توجہ ایک محدود وسیلہ ہے، جو اہم اسگنلز کو بڑھاتا ہے۔ کلاس روم میں ٹیچر کو طلباء کی توجہ کو ڈائریکٹ کرنا چاہیے ورنہ وہ غلط چیزوں پر فوکس کر سکتے ہیں۔

فعال شرکت:(Active Engagement) دیکھنا ذہنی سرگرمی سے ہوتا ہے نہ کہ جسمانی حرکت سے۔ (curiosity) تجسس کو بیدار کرنا ضروری ہے، تجسس ایک بقا کی جبلت کی طرح ہے۔ مشکل حالات میں سیکھنا زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔

غلطی کی رائے:۔(Error Feedback) غلطیاں سیکھنے کا لازمی حصہ ہیں۔ دماغ غلطیوں سے ایڈجسٹ ہوتا ہے، جیسے AI میں ایرر بیک پروپیگیشن فیڈ بیک سچا اور غیر فیصلہ کن ہونا چاہیے۔

مضبوطی:۔(Consolidation):۔ نیند میموری یعنی یادداشت کو مستحکم کرتی ہے، جہاں دماغ تجربات کو ری پلے کرتا ہے جیسے ٹیٹرس کھیلنے والے خواب میں بلاکس دیکھتے ہیں۔ اسپیسڈ ریپیٹیشن یعنی وقفوں سے تکرار اور روزانہ پریکٹس ضروری ہے۔ کتاب نیورو سائنس اور ایجوکیشن کے درمیان تعاون کی وکالت کرتی ہے اور غلط تصورات جیسے لرننگ سٹائلز visual, auditory وغیرہ، کرامینگ (رات بھر پڑھائی (یا محض ڈسکوری لرننگ کو مسترد کرتی ہے۔ اس کے بجائے سیلف ٹیسٹنگ، ڈسٹری بیوٹیڈ پریکٹس، ورزش اور صحت مند عادات کی تجویز کتاب میں دی گئی ہے۔ بات کی جائے کتاب کی خوبیوں کی تو کتاب پیچیدہ نیورو سائنس کو آسان زبان میں بیان کرتی ہے، جسے عام قاری بھی سمجھ سکتا ہے۔ یہ نہ صرف نظریاتی ہے بلکہ کلاس روم، والدین اور ذاتی ترقی کے لیے عملی مشورے دیتی ہے۔ مثال کے طور پر، کم حاصل کرنے والے طلباء کو حوصلہ دینے کے لیے لرننگ کو مرئی بناتی ہے۔ AI کی تاریخ اور انسانی دماغ کی برتری کی بحث کتاب کو دلچسپ بناتی ہے، خاص طور پر ٹیک دور میں یہ غلط معلومات کے دور میں تنقیدی سوچ کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ کتاب بچوں کی نشوونما سے لے کر لائف لانگ لرننگ تک احاطہ کرتی ہے اور یہ ٹیچرز کو چار ستون کو کلاس میں استعمال کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ کتاب کی کمزوریوں کے اہم نکات درج ذیل ہو سکتے ہیں۔ کتاب میں AI سے متعلق پرانی معلومات دی گئی ہیں۔ کتاب 2020 میں شائع ہوئی ہے اور 2026 میں نئی AI پیشرفت جیسے لارج لینگویج ماڈلز کی وجہ سے کچھ موازنے پرانے لگ سکتے ہیں۔ کچھ قارئین کا کہنا ہے کہ AI کی حدود اب کم ہو رہی ہیں۔ کتاب کی زبان اگرچہ آسان ہے، لیکن نیورو سائنس کے حصے کچھ قارئین کو مشکل لگ سکتے ہیں، خاص طور پر اگر وہ سائنس کی بنیاد نہ رکھتے ہوں۔ یہ ٹپس کی کتاب نہیں بلکہ میٹا لیول کی کتاب ہے، یعنی عملی مشورے کم ہیں اگر آپ دیگر کتابوں جیسے Why We Sleep سے واقف ہیں۔ اگر آپ ڈیہین کی پچھلی کتابیں جیسے Reading in the Brain پڑھ چکے ہیں تو کچھ خیالات دہرائے گئے ہیں۔ یہاں کتاب How We Learn سے منتخب اہم اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں۔ ہر اقتباس کا انگریزی متن، اس کا اردو ترجمہ اور مختصر مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ یہ اقتباسات کتاب کے مرکزی خیالات جیسے سیکھنے کے اصول، دماغ کی فطری صلاحیتیں اور تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

(1)The moral here is that nature and nurture should not be opposed. Pure learning, in the absence of any innate constraints, simply does not exist

یہاں سبق یہ ہے کہ فطرت اور پرورش کو ایک دوسرے کے مقابل نہیں رکھنا چاہیے۔ خالص سیکھنے کا وجود، کسی بھی فطری پابندیوں کی عدم موجودگی میں، بالکل نہیں ہے۔ یہ اقتباس اس بات پر زور دیتا ہے کہ سیکھنا صرف ماحول سے نہیں بلکہ دماغ کی فطری صلاحیتوں جیسے جینیاتی عوامل پر بھی منحصر ہے۔ خالی سلیٹ کی طرح خالص سیکھنا ممکن نہیں؛ فطرت اور پرورش دونوں مل کر کام کرتی ہیں۔

(2)These pillars are: Attention, which amplifies the information we focus on. Active engagement, an algorithm also called curiosity, which encourages our brain to ceaselessly test new hypotheses. Error feedback, which compares our predictions with reality and corrects our models of the world. Consolidation, which renders what we have learned fully automated and involves sleep as a key component

یہ ستون یہ ہیں، توجہ، جو ان معلومات کو بڑھاتی ہے جس پر ہم فوکس کرتے ہیں۔ فعال شرکت، ایک الگورتھم جسے تجسس بھی کہا جاتا ہے، جو ہمارے دماغ کو مسلسل نئے مفروضوں کی جانچ کی ترغیب دیتا ہے۔ غلطی کی رائے، جو ہماری پیش گوئیوں کا حقیقت سے موازنہ کرتی ہے اور دنیا کے ہمارے ماڈلز کو درست کرتی ہے۔ مضبوطی، جو ہم نے جو سیکھا ہے اسے مکمل طور پر خودکار بناتی ہے اور نیند کو ایک کلیدی جزو کے طور پر شامل کرتی ہے۔ یہ اقتباس سیکھنے کے چار بنیادی ستونوں کی وضاحت کرتا ہے جو انسانی دماغ کی کارکردگی کو بڑھاتے ہیں۔ یہ بتاتا ہے کہ توجہ، تجسس، غلطیوں سے سیکھنا، اور نیند کے ذریعے مضبوطی سیکھنے کے عمل کو موثر بناتے ہیں۔

(3)Our brain is therefore not simply passively subjected to sensory inputs. From the get-go, it already possesses a set of abstract hypotheses, an accumulated wisdom that emerged through the sift of Darwinian evolution and which it now projects onto the outside world.

ہمارا دماغ اس لیے صرف غیر فعال طور پر حسی ان پٹس کا شکار نہیں ہے۔ شروع سے ہی، یہ تجریدی مفروضوں کا ایک سیٹ رکھتا ہے، ایک جمع شدہ حکمت جو ڈارون کی ارتقائی چھانٹی سے ابھری ہے اور جواب یہ بیرونی دنیا پر پروجیکٹ کرتا ہے۔ دماغ غیر فعال نہیں بلکہ ارتقائی طور پر تیار شدہ فطری مفروضوں سے لیس ہے جو دنیا کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ empiricist نظریے کو چیلنج کرتا ہے کہ دماغ خالی سلیٹ ہے۔

(4)Being active and engaged does not mean that the body must move. Active engagement takes place in our brains, not our feet. The brain learns efficiently only if it is attentive, focused, and active in generating mental models.

فعال اور مشغول ہونا اس کا مطلب نہیں کہ جسم حرکت کرے۔ فعال شرکت ہمارے دماغوں میں ہوتی ہے، نہ کہ ہمارے پاؤں میں۔ دماغ موثر طور پر صرف تب سیکھتا ہے جب یہ توجہ مند، مرکوز اور ذہنی ماڈلز تیار کرنے میں فعال ہو۔ مطلب سیکھنا جسمانی حرکت سے نہیں بلکہ ذہنی سرگرمی سے ہوتا ہے۔ دماغ کو توجہ اور ذہنی ماڈلز کی تخلیق کے ذریعے فعال رکھنا ضروری ہے تا کہ سیکھنے کا عمل موثر ہو۔

(5)Pure discovery learning, the idea that children can teach themselves, is one of many educational myths that have been debunked but still remain curiously popular

خالص دریافتی سیکھنا، یہ خیال کہ بچے خود کو سکھا سکتے ہیں، تعلیمی افسانوں میں سے ایک ہے جو مسترد ہو چکے ہیں لیکن پھر بھی عجیب طور پر مقبول رہتے ہیں۔ یہ اقتباس تعلیمی غلط فہمی کو مسترد کرتا ہے کہ بچے مکمل طور پر خود سیکھ سکتے ہیں۔ سائنسی شواہد بتاتے ہیں کہ رہنمائی اور منظم تعلیم ضروری ہے نہ کہ صرف دریافت۔ یہ کتاب How We Learn لرننگ کی سائنس کو سمجھنے اور اسے عملی طور پر استعمال کرنے کے لیے ایک شاندار ذریعہ ہے۔ یہ نہ صرف یہ بتاتی ہے کہ دماغ کیوں مشینوں سے بہتر ہے بلکہ یہ بھی کہ ہم اسے کیسے بہتر بنا سکتے ہیں۔ خاص طور پر ایجوکیشن پالیسی سازوں، ٹیچرز اور والدین کے لیے یہ کتاب مفید ہے جو غلط تعلیمی طریقوں کو درست کر سکتے ہیں۔ اگر آپ تعلیم، سائنس یا ذاتی ترقی میں دلچسپی رکھتے ہیں تو یہ ضرور پڑھیں۔ یہ ایک فکر انگیز اور عملی کتاب ہے جو آپ کی سوچ بدل سکتی ہے۔

از:۔ محمد علیم اللہ شریف۔9739165273

مصنوعی ذہانت کے دور میں اردو ادب کا چیلنج

قلم کی تدفین اور اے آئی کا راج: اردو شعر و ادب کی ڈیجیٹل موت؟

عہدِ موجود میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی برق رفتار ترقی نے جہاں انسانی زندگی کو سہولیات کے نئے جہان عطا کیے ہیں، وہیں اس کے بے لگام اور منفی استعمال نے کئی سنگین اخلاقی و سماجی بحرانوں کو بھی جنم دیا ہے۔ ایجادات ہمیشہ انسانی ارتقا میں معاون اور سہولت بخش ثابت ہوئی ہیں، تاہم وہی ایجادات جب انسانی شعور اور فطری تخلیقی صلاحیتوں کی جگہ لینے لگیں تو ایک المیہ جنم لیتا ہے۔

دورِ حاضر میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی آمد نے عالمی سطح پر ایک ایسا ہی فکری بحران پیدا کر دیا ہے، جس نے تخلیقِ ادب کی اساسی روح کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ادبی معاشرے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اے آئی کی کرم فرمائی کے نتیجے میں تخلیق کار اور صارف کے درمیان کی سرحدیں تیزی سے دھندلا رہی ہیں، جس سے ادب کے حقیقی مستقبل پر کئی سوالیہ نشان ثبت ہو گئے ہیں۔

ماضیِ بعید و قریب میں قلم اٹھانے کے لیے خونِ جگر کی ضرورت ہوتی تھی۔ برسوں کا مطالعہ، مشاہدہ، زبان کی نزاکتوں کا ادراک اور پیہم مشقِ سخن ہی کسی کو ادیب یا شاعر کے منصب پر فائز کرتی تھی۔ ایک تخلیق کار اپنی تحریر کے پیچھے اپنی پوری زندگی کا نچوڑ، اپنے دکھ، اپنی خوشیاں اور اپنی تہذیب کی پوری تاریخ سمو دیتا تھا۔ مگر اب اے آئی نے ہر اس شخص کو ادیب اور قلمکار بننے کی جھوٹی سہولت فراہم کر دی ہے جو محض چند الفاظ کی ہدایت لکھنا جانتا ہو۔ المیہ یہ بھی ہے کہ وہ لوگ جو اردو زبان و ادب کی بنیادی شد بد سے بھی واقف نہیں، اب اے آئی کی مدد سے وقیع مضامین لکھ رہے ہیں اور غزلیں و افسانے تخلیق کر رہے ہیں۔ نثری نظموں اور افسانچوں کے ڈھیر لگائے جا رہے ہیں، یہاں تک کہ گہرے

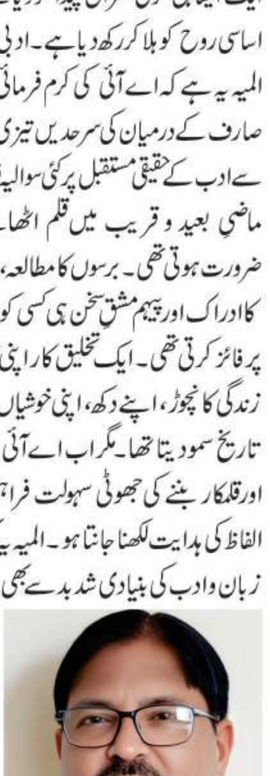

تبصراتی اور تجزیاتی مضامین بھی سیکنڈوں میں تیار کیے جا رہے ہیں۔ اس مشینی سہولت نے ادب میں مقدار کا سیلاب تو برپا کر دیا ہے، مگر معیار کا جنازہ نکال دیا ہے اور ادب اب ریاضت کے بجائے شارٹ کٹ کا نام بنتا جا رہا ہے۔

مصنوعی ذہانت کے مضر اثرات کسی ایک صنف تک محدود نہیں بلکہ اس نے پورے ادبی منظر نامے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ غزل، جو داخلیت اور وارداتِ قلبی کا نام ہے، اب محض بحور و اوزان کی ایک میکانکی مشق بن کر رہ گئی ہے۔ مشین لغت کی مدد سے قافیہ اور ردیف تو جوڑ سکتی ہے، لیکن وہ کیفیت کہاں سے لائے گی جو شاعر کے کلام کا خاصہ ہوتی ہے؟ جب ایک سافٹ ویئر مصرعے ترتیب دیتا ہے، تو اس میں ریاضیاتی درستی تو ہوتی ہے مگر وہ دردمندی اور سوز مفقود ہوتا ہے، جو انسانی روح کی پکار ہے۔ اسی طرح افسانہ نگاری میں کہانی کار کا مشاہدہ اور معاشرتی شعور جب مشینی ڈیٹا کے تابع ہوتا ہے، تو افسانہ اپنی فطری مہک کھو دیتا ہے۔ نثری نظموں کے نام پر الفاظ کا جو انبار لگایا جا رہا ہے، اس میں ابلاغ تو ہے، مگر احساس کی تپش نہیں۔ سب سے زیادہ نقصان تنقید کا ہوا ہے، کیونکہ جب مشین ہی تجزیاتی مضامین تیار کرنے لگے، تو تخلیق کی پرکھ کا وہ معروضی اور بصیرت افروز معیار ختم ہو جاتا ہے، جو ایک زندہ نقاد کا منصب ہے۔

مسئلہ محض شعر و ادب تک محدود نہیں، بلکہ اے آئی کے بطن سے ایسے خود ساختہ قلمکار جنم لے رہے ہیں جن کی تحریروں میں بظاہر تبحرِ علمی کا تنوع اور زبان دانی کی مہارتیں لشکارے مارتی نظر آتی ہیں۔ یہ نام نہاد قلم کار کسی بھی علمی اختصاص کے بغیر بحر العلوم بنے بیٹھے ہیں اور کائنات کے ہر موضوع پر پلک جھپکتے میں خامہ فرسائی پر قادر ہیں۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ ان بندگانِ خدا کو اس بات کا احساس تک نہیں کہ ان کے اطراف کا علمی و ادبی حلقہ ان کی اصل صلاحیتوں اور ان مشینی بیساکھیوں سے بخوبی آگاہ ہے۔ یہ لوگ وقتی شہرت اور سوشل میڈیا پر لائیکس کی دوڑ میں یہ بھول گئے ہیں کہ ادبی وقار ادھار لی ہوئی ذہانت سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

اردو شعر و ادب کی بقا اس بات میں ہے کہ ہم الفاظ کے جادو کو برقرار رکھیں اور اسے مشینی پروسیسرز کی بھینٹ نہ چڑھنے دیں۔ یہاں یہ نکتہ نہایت اہم ہے کہ زبان محض الفاظ کا مجموعہ نہیں ہوتی، بلکہ یہ ایک پوری تہذیب، تاریخ اور نفسیات کی حامل ہوتی ہے۔ اردو زبان کا ہر لفظ اپنے اندر صدیوں کی خوشبو، صوفیانہ روایات اور گنگا جمنی تہذیب کے رنگ سمیٹے ہوئے ہے۔ جب ایک ادیب کوئی لفظ استعمال کرتا ہے، تو اس کے پیچھے اس کا اپنا خاندانی پس منظر، اس کی مٹی کا لمس اور اس کے معاشرے کے دکھ سکھ شامل ہوتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے پاس الفاظ کا ڈیٹا تو موجود ہے لیکن الفاظ کی تہذیب نہیں۔ مشین یہ تو جانتی ہے کہ لفظ ہجر کے معنی جدائی کے ہیں، لیکن وہ اس تڑپ سے نا آشنا ہے، جو ایک عاشق کی روح میں موجزن ہوتی ہے۔ مشینی تحریروں میں الفاظ بے جان جسم کی طرح ہوتے ہیں، جن میں تخلیقی روح کی رمق تک نہیں ہوتی۔ یہ ٹیکنالوجی جملوں کی ساخت تو درست کر سکتی ہے مگر اس کے پیچھے چھپے ہوئے استعاروں اور تلمیحات کی اس معنوی گہرائی کو کبھی نہیں پا سکتی جو انسانی وجدان کا خاصہ ہے۔

اس صورتحال کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس مشینی یلغار میں وہ حقیقی شعرا، ادبا اور قلمکار بھی شک کے دائرے میں آ گئے ہیں، جنھوں نے اپنا خونِ جگر صرف کیا ہے۔ جب ہر دوسرا شخص ڈیجیٹل شاہکار سوشل میڈیا پر سجا رہا ہو، تو عام قاری کے لیے یہ تمیز کرنا دشوار ہو جاتا ہے کہ کون سا لفظ کربِ ذات سے نکلا ہے اور کون سا پروسیسر کی پیداوار ہے۔ یہ بے یقینی جینوئن قلم کاروں کے لیے ایک ذہنی کرب کا باعث ہے، جہاں ان کی برسوں کی ریاضت کو مشینی کارروائی سمجھ کر نظر انداز کیے جانے کا اندیشہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اردو ادب کو اس ڈیجیٹل یلغار سے محفوظ رکھنے کے لیے اب یہ ناگزیر ہو چکا ہے کہ ایک ایسا دفاعی میکانزم تیار کیا جائے، جو انسانی وجدان اور مشینی ترتیبِ الفاظ کے درمیان واضح لکیر کھینچ سکے۔

آخر کار، اردو کا مستقبل اسی صورت میں محفوظ ہے جب ہم ٹیکنالوجی کو تخلیق کا متبادل بنانے کے بجائے اسے سچ اور جھوٹ کی تمیز کے لیے ایک ڈھال کے طور پر استعمال کریں۔ اخبارات اور ادبی رسائل کے مدیران پر اب یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ معیار پر سمجھوتہ نہ کریں اور ہر تحریر کو انسانی تخلیق کے حلف نامے سے مشروط کریں۔ فن وہی زندہ رہتا ہے جو مشین کے پروسیسر سے نہیں بلکہ انسان کے دل سے برآمد ہوا ہو، کیونکہ دل سے نکلی ہوئی بات ہی دل پر اثر کرتی ہے۔

از:۔ ڈاکٹر انیس صدیقی۔ گلبرگہ۔ 9342353312

8 مارچ: عالمی یوم خواتین کے موقع پر ایک نظم

﴿ویمنز ڈے﴾

میں جس بستی کی باسی ہوں
کئی آدرش لاتے ہیں
وہاں بیٹی کی عظمت کے
کبھی کالی کے قدموں پر
کبھی لکشمی، کبھی درگا کی مورت پر
اسی بستی کی گلیوں میں
کبھی تپتی ہوئی سڑکوں پہ
کبھی اونچی عمارت میں
سنہرے خواب بونے کو
میں آدھی مار کھاتی ہے
کبھی گھر کے حصاروں میں
وہ اپنی ذات کو تقسیم کر کے مسکراتی ہے
یہاں بیٹی کی منت مانگنے کوئی نہیں آتا
کہیں جنگوں کی یہ مالِ غنیمت
ہمیشہ سرخیوں سے جو مزین ہوتے رہتے ہیں
سنو! تم اپنے قول و فعل کے سارے تضادوں کو چھپا لینا،
مبارکباد مت دینا
یہ لفاظی، یہ سب رسمیں
میری توقیر کا جھوٹا لبادہ اوڑھنے والو!
کہ میری شام کے ماتھے پہ اب تک داغ باقی ہے
ابد کی تیرہ بختی سے کرن خوشیوں کی جب پھوٹے
تمہاری سوچ کی چٹیل زمینوں پر

وہاں جذبوں کے سوداگر
کئی اپدیش دیتے ہیں
قصیدے گائے جاتے ہیں
چراغوں کو جلاتے ہیں
کئی مالا چڑھاتے ہیں
وہی عورت جسے دیوی یہ کہتے ہیں
بھاری اینٹ ڈھوتی ہے
کبھی سرسبز کھیتوں میں
پسینہ خون کی صورت بہاتی ہے، مگر اجرت کے ہنگامے
تحمل کی ردا اوڑھے
کبھی دفتر کی راہوں میں
تھکن سے چور ان آنکھوں کے حصے میں کہاں آکاش آتا ہے؟
کلیجہ کانپ جاتا ہے، اگر اخبار کو کھولیں
کہیں اغوا، زنا بالجبر اور قتل کے قصے
دھنک، خوشبو، ستارہ جن کو بننا تھا وہ ابدی نیند سوتے ہیں
یہ میرا دن نہیں، ہرگز نہیں ہے

*****

میرے زخموں کا ہرگز بھی مداوا ہو نہیں سکتیں
مبارکباد کے یہ پھول میرے نام مت کرنا
اسی دن جشن ہوگا اور وہی تہوار سمجھوں گی
میری تقدیر کی جب بند گلیوں میں کوئی دروازہ بن جائے
میرے حق کا کوئی خیمہ سا تن جائے

مجھے تب تم مبارکباد دے دینا!

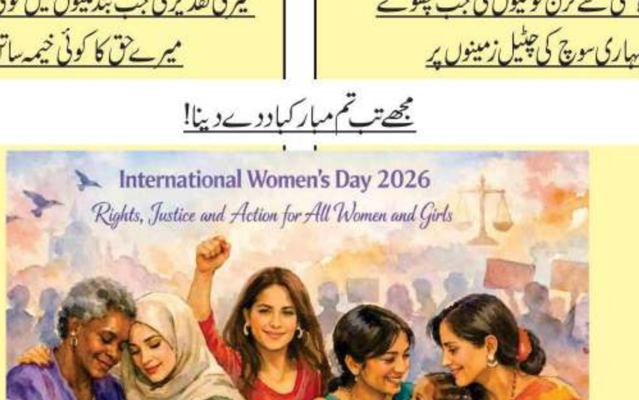

از:۔ ڈاکٹر فرزانہ فرح (بھٹکل)

صدقۂ فطر کی رقم 100 روپئے طئے

شیموگہ:۔مرکزی دارالقضاء ادارہ شرعیہ کرناٹک کے اعلان کے مطابق امسال رمضان المبارک میں صدقۂ فطر کی رقم 100 روپئے طئے کی گئی ہے۔حضرت مولانا قاری محمد ذوالفقار رضا نوری نے حضرت مفتی محمد اسلم مصباحی ، چیف قاضی ادارہ شرعیہ کرناٹک،واقع مرکز اہلسنت جامعہ حضرت بلال بنگلورو دیگر علما اہلسنت سے مشورہ کرکے اور گیہوں کی موجودہ قیمت معلوم کرنے کے بعد یہ طئے پایا کہ دو(2)کلو45 گرام گیہوں کی قیمت100 روپئے ہوتی ہے،اس لحاظ سے آپ حضرات سے گذارش ہے کہ امسال فی کس صدقۂ فطر100 روپئے ادا کریں۔صدقہ فطر کی مقدار اعلیٰ درجہ کی تحقیق کے مطابق فی کس2 کلو45 گرام گیہوں یا چارکلو94 گرام کشمش،کھجور اور جو یااس کی قیمت ہے۔بازار میں مختلف قسم کے گیہوں، کشمش، جواور کھجور مختلف قیمتوں پر فروخت ہورہے ہیں،ہماری تحقیق سے مذکورہ وزن کے گیہوں کی قیمت100 روپئے ہے،علاوہ ازیں جو احباب اس سے اچھی قیمت کے گیہوں استعمال کترے ہیں وہ اسی حساب سے قیمت ادا کریں۔واضح ہوکہ اہل ثروت اپنی مالی حیثیت کےمطابق صدقۂ فطر ادا کریں۔

18 اے ٹی ایم سے 3 کروڑ روپے ہوگئے غائب، پرائیویٹ کمپنی کے 2 ملازمین پر لگا غبن کا الزام

ہاسن:۔ضلع ہاسن کے کچھ اے ٹی ایم میں نقدی بھرنے والی ایک پرائیویٹ کمپنی نے مبینہ طور پر دھوکہ دہی کا عمل انجام دیا ہے۔معاملہ منی لانڈرنگ کا معلوم پڑتا ہے،جس کی تفتیش شروع ہوگئی ہے۔بتایا جارہا ہے کہ3 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم غائب ہے،اوراس معاملے میں2 لوگوں کومورد الزام ٹھہرایا جارہا ہے۔18 اور19 فروری کوکمپنی میں کیے گئے ماہانہ آڈٹ کے دوران بے ضابطگی کا پتہ چلا،جس کے بعد حسن برانگائے پولیس نے ایف آئی آر درج کر معاملہ کی تحقیقات شروع کردی ہے۔موصولہ اطلاع کے مطابق ایک پرائیویٹ کمپنی کے ملازمین نندیش بی ایل اورمدھو کمار ایم پی اے ٹی ایم میں پیسہ بھرنے کے لیے ذمہ دار تھے۔ان دونوں پر3 کروڑروپے سے زائد کے غبن کا الزام عائد کیا گیا ہے۔شکایت میں کہا گیا ہے کہ انھوں نے مجموعی طور پر18 اے ٹی ایم میں پیسے جمع کرنے کا فرضی ریکارڈ تیار کیا،جن میں11 کینرا اینک اے ٹی ایم،3 ایس بی آئی اے ٹی ایم اور ایک بینک آف انڈیا اے ٹی ایم شامل ہیں۔الزام ہے کہ ان اے ٹی ایم میں پیسہ جمع ہی نہیں کیا گیا۔سی ایم ایس کی حسن شاخہ کے منیجر راجو نے حسن شہر کے مختلف اے ٹی ایم میں بغیر کوئی پیسہ جمع کیے پیسے نکالنے کے الزام میں حسن برانگائے پولیس اسٹیشن میں ملزمین کے خلاف شکایت درج کرائی ہے۔پولیس نے معاملہ درج کرملزمین کے خلاف جانچ بھی شروع کردی ہے۔غور کرنے والی بات یہ ہے کہ کچھ ماہ قبل اے ٹی ایم میں پیسہ بھرنے والی گاڑی سے تقریباً7.11 کروڑ روپے کی لوٹ کا معاملہ سامنے آیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ اینووا کار میں سوار ایک گروپ نے جئے دیوڈیری سرکل کے پاس اے ٹی ایم میں پیسہ جمع کرنے جا رہی ایک گاڑی کو روکا،نقدی چھین لی اور فرار ہوگئے۔اسی طرح جنوری میں ایک واقعہ پیش آیا تھا، جس میں کمپنی کے ملازمین نے خود ہی ایک کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم کا غلط استعمال کیا، جسے بنگلورو کے کورمنگلا پولیس اسٹیشن کے حلقہ اختیار میں آنے والے اے ٹی ایم میں جمع کیا جانا تھا۔

ریاست میں 4 لاکھ بی پی ایل کارڈ منسوخ، 15 لاکھ افراد کی راشن سہولت متاثر

بنگلورو:۔ریاست کرناٹک میں نااہل بی پی ایل کارڈ ہولڈرز کے خلاف محکمۂ خوراک وشہری رسدات نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے گزشتہ پانچ ماہ کے دوران15.12 لاکھ افراد کی سہولتیں منسوخ کردی ہیں۔ٹیکس ادا کرنے والے افراد،سرکاری ملازمین اور دیگر نااہل افراد کے بی پی ایل کارڈ کواے پی ایل کارڈ میں تبدیل کیا گیا ہے یا انہیں معطل کردیا گیا ہے۔موصولہ اطلاعات کے مطابق ریاست میں بی پی ایل کارڈ رکھنے والے نااہل مستفیدین کے خلاف محکمۂ خوراک وشہری رسدات مسلسل کارروائی کررہا ہے۔گزشتہ پانچ ماہ میں کی گئی جانچ کے دوران تقریباً 15.12 لاکھ افراد کو بڑا جھٹکا لگا ہے اوران کی بی پی ایل سہولتیں ختم کردی گئی ہیں۔حکومت کا کہنا ہے کہ اس کارروائی کا مقصد یہ ہے کہ سرکاری گارنٹی اسکیمیں اورمفت راشن جیسی سہولتیں صرف حقیقی غریبوں تک پہنچ سکیں۔اسی مقصد کے تحت ٹیکس ادا کرنے والے افراد، سرکاری ملازمین اورآسودہ زندگی گزارنے کے باوجود بی پی ایل کارڈ رکھنے والوں کی نشاندہی کرکے ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔محکمہ کے اعدادوشمار کے مطابق گزشتہ پانچ ماہ میں کل4.09 لاکھ خاندانوں سے تعلق رکھنے والے14.68 لاکھ افراد کے بی پی ایل کارڈ کواے پی ایل (اے پی ایل) کارڈ میں تبدیل کردیا گیا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہ خاندان بی پی ایل کارڈ کے تحت ملنے والے مفت چاول اور دیگر خصوصی گارنٹی اسکیموں کے فوائد حاصل نہیں کرسکیں گے۔محکمہ نے صرف کارڈ تبدیل کرنے تک ہی کارروائی محدود نہیں رکھی بلکہ سنگین بے ضابطگیوں والے کارڈ کے خلاف بھی سخت اقدامات کیے ہیں۔جن کارڈوں کے دستاویزات کی جانچ باقی ہے یا جو مشتبہ پائے گئے ہیں، ایسے23038 (34617 افراد) کو عارضی طور پر معطل کردیا گیا ہے۔مکمل طور پر نااہل پائے جانے والے 5632 بی پی ایل کارڈ (9826 افراد) کو محکمہ نے مستقل طور پر منسوخ کردیا ہے۔گزشتہ پانچ ماہ کی کارروائی میں بی پی ایل سے اے پی ایل میں تبدیلی4.09 لاکھ خاندان جس میں14 لاکھ68 ہزار540 افراد کے کاڈوں کو منسوخ کیا گیا ہے۔محکمۂ خوراک کے مطابق ابھی بھی کئی نااہل کارڈ ہولڈرز کی شناخت کا عمل جاری ہے۔حکام نے خبردار کیا ہے کہ جولوگ انکم ٹیکس ادا کرتے ہیں یا جن کے پاس ذاتی چار پہیوں والی گاڑی (تجارتی استعمال کے علاوہ) موجود ہے،اگران کے پاس بی پی ایل کارڈ پایا گیا تو ایسے کارڈ بغیر کسی رعایت کے منسوخ کردیے جائیں گے۔حکام کے مطابق اس بڑے آپریشن کے بعد عوامی سطح پر کافی بحث چھڑ گئی ہے اور بہت سے لوگوں کا ماننا ہے کہ حکومت کے اس اقدام سے حقیقی غریبوں کو انصاف مل سکے گا۔

وزیر اعلیٰ کے دفتر پر آر ایس ایس کے اثر ورسوخ کا الزام: نوین سورنجے

بنگلورو: کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا کے دفتر کی کارکردگی کو لے کر صحافی نوین سورنجے نے سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ کا دفتر آر ایس ایس کے پرچارکوں کے اثر و رسوخ میں کام کر رہا ہے۔نوین سورنجے نے ہفتہ کے روز اپنے فیس بک اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ سدارامیا اور ہندوتوا نظریات رکھنے والے افراد کے درمیان روابط کے بارے میں ایک بار پھر بحث شروع ہو گئی ہے۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ وزیر اعلیٰ کا دفتر آر ایس ایس کے پرچارکوں کے زیر اثر چلایا جا رہا ہے اور ممکن ہے کہ وزیر اعلیٰ خود اس بات سے پوری طرح واقف نہ ہوں کہ وہ آر ایس ایس کے ایک اثراتی دائرے میں گھرے ہوئے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ جب کانگریس کے قومی رہنما راہل گاندھی اور اے آئی سی سی کے صدر ملیکارجن کھڑگے آر ایس ایس سے پاک معاشرے کی بات کررہے ہیں،تو دوسری طرف وزیر اعلیٰ کے دفتر کے بعض حلقے باقاعدگی سے کچھ "جی" حضرات کے ساتھ رابطے میں ہیں۔اگر وزیر اعلیٰ اپنے دفتر کی کارکردگی کے بارے میں خود تحقیقات کرواتے ہیں تو وہ اس سلسلے میں موجود دستاویزات اور معلومات فراہم کرنے کے لیے تیار ہیں۔نوین سورنجے کی اس پوسٹ کے بعد وزیر اعلیٰ کے دفتر کے کام کرنے کے طریقہ کار پر کئی سوالات اٹھنے لگے ہیں۔عوامی حلقوں میں یہ بھی بحث جاری ہے کہ سماج کے نچلے طبقات اوراہنِد پس منظر سے تعلق رکھنے والے وزیر اعلیٰ سدارامیا کہیں ایسے افسران اور مشیروں کے درمیان تونہیں گھر گئے جوکانگریس کے نظریات سے مختلف سوچ رکھتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ممکن ہے وزیر اعلیٰ کو اس بات کی مکمل معلومات نہ ہوں اور بعض افراد پس پردہ رہ کرفیصلوں کو متاثر کررہے ہوں۔اسی لیے انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ اپنے دفتر کے اندرونی نظام،مشیروں اور فیصلہ سازی کے طریقہ کار کا جامع جائزہ لیں۔کانگریس کے قومی قائدین متعدد مواقع پر آر ایس ایس کے نظریات کی مخالفت کرتے ہوئے ملک میں سیکولر اقدار کو مضبوط بنانے کی ضرورت پرزور دیتے رہے ہیں۔ راہل گاندھی اور ملیکارجن کھڑگے بار ہا آر ایس ایس کے اثر سے آزاد معاشرے کی بات کرچکے ہیں،جس کے باعث یہ معاملہ سیاسی حلقوں میں پہلے ہی موضوعِ بحث رہا ہے۔ ایسے میں وزیر اعلیٰ کے دفتر کے اندر آر ایس ایس سے قریبی روابط کے الزامات نے نئی بحث کو جنم دیا ہے۔نوین سورنجے کے مطابق وزیر اعلیٰ کے دفتر کے بعض افراد کا کچھ "جی" حضرات کے ساتھ مسلسل رابطہ ہونا کئی شبہات کو جنم دیتا ہے۔ سیاسی اور تنظیمی حلقوں میں عام طور پر "جی" کا لفظ آر ایس ایس یا اس سے قریبی تعلق رکھنے والی شخصیات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔اسی پس منظر میں یہ سوال اٹھایا جارہا ہے کہ کیا وزیر اعلیٰ کے دفتر کے کچھ افسران یا مشیر آر ایس ایس سے وابستہ حلقوں کے ساتھ رابطے میں ہیں۔سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ انتظامی نظام میں مختلف پس منظر کے افسران اور مشیروں کا کام کرنا ایک عام بات ہے،لیکن وہ کس حد تک پالیسی سازی اور فیصلوں کو متاثر کرتے ہیں، یہ معاملہ حکمرانی کی شفافیت کے نقطۂ نظر سے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔اب تک وزیر اعلیٰ کے دفتر یا ریاستی حکومت کی جانب سے نوین سورنجے کے ان الزامات پر کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ تاہم سیاسی حلقوں میں یہ توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ آنے والے دنوں میں حکومت یا کانگریس کے رہنما اس معاملے پر وضاحت پیش کر سکتے ہیں۔

سہیادری نارائن اسپتال میں مفت بون ڈینسٹی ٹیسٹ اور طبی مشاورتی کیمپ 9 مارچ کو

شیموگہ: شہر کے سہیادری نارائن ملٹی اسپیشا لیٹی اسپتال میں عوام کے لیے پیر 9 مارچ کو مفت بون منرل ڈینسٹی (BMD) ٹیسٹ اور طبی مشاورتی کیمپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔اس کیمپ کا انعقاد صبح 10 بجے سے دوپہر 2 بجے تک اسپتال کے احاطے میں ہوگا۔ اس موقع پر شرکت کرنے والے تمام افراد کے لیے رجسٹریشن، بی ایم ڈی ٹیسٹ اور ماہر ڈاکٹروں سے مشورہ مکمل طور پر مفت فراہم کیا جائے گا۔کیمپ میں ہڈیوں کے ماہر ڈاکٹر چیتن ایم ایل اور ڈاکٹر ناگیندر پرسادا ایم آر موجود رہیں گے۔ اس کے علاوہ امراضِ

نسواں وزچگی کے ماہرین ڈاکٹر راگھویندر بھٹ اور ڈاکٹر رشمی سی ہنچینال بھی مریضوں کو مفت معائنہ اور مناسب طبی رہنمائی فراہم کریں گے۔اسپتال انتظامیہ کے مطابق اس کیمپ کا بنیادی مقصد عوام میں، خاص طور پر بزرگ شہریوں اور خواتین میں ہڈیوں کی صحت کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور آسٹیوپوروسس یعنی ہڈیوں کے کمزور ہونے جیسے مسائل کو ابتدائی مرحلے میں ہی تشخیص کرنا ہے۔دلچسپی رکھنے والے افراد مزید معلومات اور رجسٹریشن کے لیے اسپتال سے براہِ راست رابطہ کر سکتے ہیں۔

شیموگہ کو نظر انداز کرنے والا ریکارڈ بجٹ: رکن اسمبلی چنی کا الزام

شیموگہ:شیموگہ کے رکن اسمبلی چنبسپا (چنی) نے وزیر اعلیٰ کی جانب سے پیش کیے گئے بجٹ پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ شیموگہ ضلع کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے اپنا17 واں بجٹ پیش کرکے ریکارڈ بنایا ہے،لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی اس بجٹ سے متفق نہیں ہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پچھلے تین سالوں میں شیوموگا کی ترقی کے لیے بجٹ میں کوئی خاص رقم مختص نہیں کی گئی۔ ان کے مطابق شیوموگا کو کچھ بھی نہ دینے کا فیصلہ اس ریکارڈ بجٹ کی بدترین مثال ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر کسی وزیر اعلیٰ نے 2025 تک شیموگہ کو فنڈز دیے ہیں تو وہ صرف بی ایس یدی یورپا ہیں۔انہوں نے الزام لگایا کہ یہ ترقی سے خالی بجٹ ہے۔ریاست کا قرض بڑھ کر 8.61 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے مزید1.58 لاکھ کروڑ روپے قرض لے کر بجٹ پیش کیا ہے اور4.48 لاکھ کروڑ کے بجٹ کے دوران قرض تقریباً دوگنا ہوگیا ہے۔چینی نے کہا کہ نفرت انگیز تقاریر کوروکنے کے نام پر خصوصی ٹاسک فورس تشکیل دی گئی ہے اور اصل مسائل کو چھپانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ان کے مطابق منگلورو، اڈپی اور شیموگہ جیسے علاقوں کے مسائل کو نظر انداز کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہوابازی تربیتی مرکز، بی سی ایم ہاسٹل، بھدراوتی سیوریج نظام اور سورب وبھدراوتی کی جھیلوں کے لیے کچھ رقم مختص کی گئی ہے،لیکن یہ ناکافی ہے۔ان کے مطابق شیموگہ ایسا ضلع ہے جس نے ریاست کو بہت کچھ دیا ہے لیکن اسے سائیڈ لائن کرنا ناقابل معافی جرم ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ضلع اسپتال کی اپ گریڈیشن، میگن اسپتال کو اعلیٰ درجہ دینے اور پولیس کمشنریٹ کے قیام جیسے اہم مطالبات بجٹ میں شامل نہیں کیے گئے۔اسی طرح ضلع انتظامی عمارت، کچی آبادیوں کی ترقی، نہرو اسٹیڈیم کی بہتری، ملازمین کے لیے ہاسٹل اور بجلی ٹرانسمیشن مرکز جیسے منصوبوں کے لیے بھی کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔چینی نے کہا کہ صنعتی کوریڈور، نائٹ لینڈنگ اور کارگو سہولیات، اریکا نٹ کے کاشتکاروں کے چکی بیماری کے علاج، نیا بس ڈپو اور شہری ٹرانسپورٹ کے لیے 20 بسوں سمیت 18 مطالبات بجٹ میں شامل نہیں کیے گئے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کے 17ویں بجٹ کو اس بات پر انعام دینا چاہیے کہ اس میں شیموگہ کو کچھ بھی نہیں دیا گیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت اقلیتوں کی خوشنودی کی پالیسی جاری رکھے ہوئے ہے۔ان کے مطابق حکومت آزاد اور اردو اسکولوں کے لیے 600 کروڑ روپے دیتی ہے لیکن ہندو مندروں کو نظرانداز کرتی ہے۔انہوں نے کہا کہ مسلم ڈیولپمنٹ کارپوریشن کو 1500 کروڑ روپے دیے گئے جبکہ دیگر طبقات کی ترقی پر توجہ نہیں دی گئی۔ انہوں نے ریاستی حکومت پر یہ بھی الزام لگایا کہ بجٹ میں مرکزی حکومت پر تنقید کی گئی لیکن مرکز کی جانب سے دیے گئے فنڈز کا ذکر نہیں کیا گیا۔چینی نے کہا کہ مرکزی حکومت نے 2025 تک 6.25 لاکھ کروڑ روپے اور 3.69 لاکھ کروڑ روپے انکم ٹیکس کے حصے کے طور پر ریاست کو دیے ہیں۔

معصوم روزہ دار

محمد حنان۔(ایک سال 13 دن)
بن افروز احمد، شیموگہ

محمد عزیر (5 سال)
بن عمر۔مسکان، ہولےنلکیرے

سعدیہ بنت عبدالرشیدا کی
ہرے کیرور

عائشہ طہورہ بنت محمد توفیق
رانی بنور

محمد نعمان بن اسماعیل ذبیح اللہ
ہلیال

محمد انس بن منظور الٰہی
رانی بنور

سرکاری اردو ہائر پرائمری اسکول اگربنی ہٹی چنگیری میں اساتذہ اور والدین کی میٹنگ کا انعقاد

چنگیری:۔محکمہ تعلیم کی جانب سے صادرشدہ حکم کے مطابق کرناٹک کے تمام سرکاری پرائمری اور ہائی سکول میں اساتذہ اور والدین کی میٹنگ کا انعقاد ہوا۔ بروز ہفتہ اگربنی ہٹی اردو اسکول میں ہمیشہ کی طرح والدین کثیر تعداد میں جمع ہوئے تھے پروگرام کا اغاز تلاوت کلام پاک حمد باری تعالی

اور نعت پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدرسے کے طلبہ پیش کیے معاون معلمہ سفینہ بانو نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا پروگرام کی صدارت یس ڈی یم سی کے صدر محبوب خان نے سنبھالی پروگرام کی نظامت مدرسے کے صدر مدرس سید الیاس احمد نے ادا کی انہوں نے کہا کہ محکمہ تعلیم کی جانب سے ملنے والی سہولیات بچوں کے تعلیمی معیار میں والدین کا کردار اساتذہ کی محنت پر بھر پور روشنی

ڈالی اج کے بچے کل کے مستقبل کا سرمایہ ہوتے ہیں مستقبل گر بچوں کا روشن ہونا ہو تو والدین اپنے بچوں کے ساتھ قریب رہیں گھر کا ماحول دینی ماحول بنائیں صرر مدرس اس بات پر زور دے کر کہا کہ موبائل سے دور رہا کر وقت کی اہمیت کو جانتے ہوئے دنیا اور اخرت کی بھلائی کے لیے اپنے بچوں کی تعلیمی ترقی کے لیے والدین ہمیشہ سنجیدگی کے ساتھ اپنے بچوں کے روشن مستقبل کو لیے کرغوروفکر کرتے ہوئے سوچنا چاہیے۔دور حاضرہ میں بچوں میں اخلاقی کردار پیدا کریں فانی دنیا کے متعلق معلومات فراہم کیے طلبہ میں اللہ تعالی کا خوف رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل بہترین اخلاق عادت و اطوار بات چیت کا ڈھنگ وغیرہ کے متعلق صدر مدرس تفصیلا معلومات فراہم کیے، اخرت کی تیاری پر خصوصی روشنی ڈالی گئی اسی دوران معاون معلمہ افرین تاج نے کہا کہ والدین اپنے بچوں کو امتحان کی تیاری میں مصروف رکھیں وقت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کو پڑھنے لکھنے کی طرف توجہ دلائیں طلبہ کے یونیفارم کے متعلق بھی انہوں نے والدین کو احساس دلایا۔اس موقع پر اسکول کے اساتذہ جبین شاہین، قرۃ العین، سفینہ بانو ممتاز بانو، آفرین تاج، نازنین بانو، سمترا اسمیت، کثیر تعداد میں طلبہ کے والدین، ایس ڈی ایم سی کے اراکین سید جابر، عقیل احمد محمّد طاہر نیاز، احمد شنا اللہ محب اللہ وغیرہ موجود تھے۔آخر میں معاون معلمہ قرۃ العین نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اسی کے ساتھ کامیابی کے ساتھ میٹنگ کا اختتام ہوا۔